﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد14 | جمعۃ المبارک 15/جون2007ء | شمارہ24
29/جمادی الاوّل 1428ہجری قمری ❁ 15/احسان 1386 ہجری شمسی

اولاد میں عدل کرو

ایک صحابیؓ نے اپنے بیٹے کو قیمتی تحفہ دیا اور اپنی بیوی کی خواہش پر رسول کریم ﷺ کو اس پر گواہ بنانے کے لئے حاضر ہوا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا: کیا سب بچوں کو ایسا ہی ھبہ کیا ہے؟۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اولاد کے درمیان عدل کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الھبۃ باب الاشھاد فی الھبۃ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

وہ علامتیں جو قرب قیامت کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمائی ہیں اکثر ان میں سے ظاہر ہو چکی ہیں۔

جن دلائل کو خدا نے امامت اور نبوت کے ثبوت کے لئے پیش کیا ہے ان کو ضائع کرنا گویا اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے۔

یہی آخری زمانہ اور دنیا کا آخری دور ہے جس کے سر پر مسیح موعودؑ کا ظاہر ہونا کتب الٰہیہ سے ثابت ہوتا ہے۔

’’یہ صحیح نہیں ہے جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قیامت کا کسی کو علم نہیں۔ پھر آدم سے اخیر تک سات ہزار سال کیونکر مقرر کر دئے جائیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کبھی خدا تعالیٰ کی کتابوں میں صحیح طور پر فکر نہیں کیا۔ میں نے آج یہ حساب مقرر نہیں کیا۔ یہ تو قدیم سے محققین اہل کتاب میں مسلّم چلا آیا ہے یہاں تک کہ یہودی فاضل بھی اس کے قائل رہے ہیں۔ اور قرآن شریف سے بھی صاف طور پر یہی نکلتا ہے کہ آدم سے اخیر تک عمر بنی آدم کی سات ہزار سال ہے۔ اور ایسا ہی پہلی تمام کتابیں بھی باتفاق یہی کہتی ہیں اور آیت اِنَّ یَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّکَ کَاَلۡفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ (الحج:48) سے بھی یہی نکلتا ہے اور تمام نبی واضح طور پر یہی خبر دیتے آئے ہیں۔ اور جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں سورۃ والعصر کے اعداد سے بھی یہی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدم سے الف پنجم میں ظاہر ہوئے تھے اور اس حساب سے یہ زمانہ جس میں ہم ہیں ہزار ہفتم ہے۔ جس بات کو خدا نے اپنی وحی سے ہم پر ظاہر کیا اس سے ہم انکار نہیں کر سکتے اور نہ ہم کوئی وجہ دیکھتے ہیں کہ خدا کے پاک نبیوں کے متفق علیہ کلمہ سے انکار کریں۔ پھر جبکہ اس قدر ثبوت موجود ہے اور بلاشبہ احادیث اور قرآن شریف کے رو سے یہ آخری زمانہ ہے پھر آخری ہزار ہونے میں کیا شک رہا۔ اور آخری ہزار کے سر پر مسیح موعود کا آنا ضروری ہے۔ اور یہ جو کہا گیا کہ قیامت کی گھڑی کا کسی کو علم نہیں۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ کسی وجہ سے بھی علم نہیں۔ اگر یہی بات ہے تو پھر آثار قیامت جو قرآن شریف اور احادیث صحیح میں لکھے گئے ہیں وہ بھی قابل قبول نہیں ہوں گے کیونکہ ان کے ذریعہ سے بھی قرب قیامت کا ایک علم حاصل ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں لکھا تھا کہ آخری زمانہ میں زمین پر بکثرت نہریں جاری ہوں گی۔ کتابیں بہت شائع ہوں گی جن میں اخبار بھی شامل ہیں اور اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب باتیں ہمارے زمانہ میں پوری ہو گئیں اور اونٹوں کی جگہ ریل کے ذریعہ سے تجارت شروع ہو گئی۔ سو ہم نے سمجھ لیا کہ قیامت قریب ہے۔ اور خود مدت ہوئی کہ خدا نے آیت اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ (القمر:2) اور دوسری آیتوں میں قرب قیامت کی ہمیں خبر دے رکھی ہے۔ سو شریعت کا یہ مطلب نہیں کہ قیامت کا وقوع ہر ایک پہلو سے پوشیدہ ہے بلکہ تمام نبی آخری زمانہ کی علامتیں لکھتے آئے ہیں اور انجیل میں بھی لکھی ہیں۔ پس مطلب یہ ہے کہ اس خاص گھڑی کی کسی کو خبر نہیں۔ خدا قادر ہے کہ ہزار سال گزرنے کے بعد چند صدیاں اور بھی زیادہ کر دے کیونکہ کسر شمار میں نہیں آتی۔ جیسا کہ حمل کے دن بعض وقت کچھ زیادہ ہو جاتے ہیں۔ دیکھو اکثر بچے جو دنیا میں پیدا ہوتے ہیں وہ اکثر نو مہینے اور دس دن کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی کہا جاتا ہے کہ اس گھڑی کی کسی کو خبر نہیں جبکہ دردِزہ شروع ہوگا۔ اسی طرح دنیا کے خاتمے پر اب ہزار سال باقی ہے لیکن اس گھڑی کی خبر نہیں جب قیامت قائم ہو جائے گی۔ جن دلائل کو خدا نے امامت اور نبوت کے ثبوت کیلئے پیش کیا ہے ان کو ضائع کرنا گویا اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ قرب قیامت پر تمام علامتیں بھی جمع ہو گئی ہیں اور زمانہ میں ایک انقلاب عظیم مشہود ہو رہا ہے اور وہ علامتیں جو قرب قیامت کیلئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمائی ہیں اکثر ان میں سے ظاہر ہو چکی ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرب قیامت کے زمانہ میں زمین پر اکثر نہریں جاری ہو جائیں گی اور بکثرت کتابیں شائع ہوں گی۔ پہاڑ اڑا دئے جائیں گے، دریا خشک کر دئے جائیں گے اور زراعت کیلئے زمین بہت آباد ہو جائے گی۔ اور ملاقاتوں کیلئے راہیں کھل جائیں گی۔ اور قوموں میں مذہبی شور و غوغا بہت پیدا ہوگا اور ایک قوم دوسری قوم کے مذہب پر ایک موج کی طرح ٹوٹ پڑے گی تا اُن کو بالکل نابود کر دے۔ انہی دنوں میں آسمانی قرنا اپنا کام دکھلائے گی اور تمام قومیں ایک ہی مذاہب پر جمع کی جائیں گی۔ بجز اُن ردّی طبیعتوں کے جو آسمانی دعوت کے لائق نہیں۔ یہ خبر جو قرآن شریف میں لکھی ہے مسیح موعود کے ظہور کی طرف اشارہ ہے۔ اور اسی وجہ سے یاجوج ماجوج کے تذکرہ کے نیچے اس کو لکھا ہے۔

اور یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں جن کا پہلی کتابوں میں ذکر ہے۔ اور اس نام کی یہ وجہ ہے کہ وہ اَجِیۡج سے یعنی آگ سے بہت کام لیں گی اور زمین پر ان کا بہت غلبہ ہو جائے گا۔ اور ہر ایک بلندی کی مالک ہو جائیں گی۔ تب اُسی زمانہ میں آسمان سے ایک بڑی تبدیلی کا انتظام ہوگا اور صلح اور آشتی کے دن ظاہر ہوں گے۔ ایسا ہی قرآن شریف میں لکھا ہے کہ ان دنوں میں زمین سے بہت سی کانیں اور مخفی چیزیں نکلیں گی۔ اور ان دنوں میں آسمان پر کسوف و خسوف ہوگا۔ اور زمین پر طاعون بہت پھیل جائے گی اور اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ یعنی ایک اور سواری نکلے گی جو اونٹوں کو بیکار کر دے گی۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام کاروبار تجارتی جو کہ پہلے اونٹوں کے ذریعے سے چلتے تھے اب ریل کے ذریعہ سے چلتے ہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ حج کرنے والے بھی ریل کی سواری میں مدینہ منورہ کی طرف سفر کریں گے اور اس روز اس حدیث کو پورا کر دیں گے جس میں لکھا ہے کہ وَلَیُترکنّ القلاص فَلَا یسۡعٰی عَلَیۡھَا۔

پس جب کہ آخری دنوں کیلئے یہ علامتیں ہیں جو پورے طور پر ظاہر ہو چکی ہیں تو اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے دوروں میں سے یہ آخری دور ہے اور جیسا کہ خدا نے سات دن پیدا کئے ہیں اور ہر ایک دن کو ایک ہزار سال سے تشبیہ دی ہے۔ اس تشبیہ سے دنیا کی عمر سات ہزار ہونا نص قرآنی سے ثابت ہے۔ اور نیز خدا وتر ہے اور وتر کو دوست رکھتا ہے اور اس نے جیسا کہ سات دن وتر پیدا کئے ایسا ہی سات ہزار بھی وتر ہیں۔ ان تمام وجوہات سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ یہی آخری زمانہ اور دنیا کا آخری دور ہے جس کے سر پر مسیح موعود کا ظاہر ہونا کتب الٰہیہ سے ثابت ہوتا ہے اور نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب حجج الکرامہ میں گواہی دیتے ہیں کہ اسلام میں جس قدر اہل کشف گزرے ہیں کوئی ان میں سے مسیح موعود کا زمانہ مقرر کرنے میں چودھویں صدی کے سر سے آگے نہیں گزرا‘‘۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 209 تا 212)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اداریہ

سلام کی برکت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مئی 2007ء میں معاشرتی امن کے قیام کے سلسلہ میں سلام کو پھیلانے اور اس کو رواج دینے کی عظمت، اہمیت اور اس کے ثمرات و برکات پر قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات و فرمودات اور تاریخ احمدیت کے بعض دلچسپ، ایمان افروز اور قابل تقلید واقعات کے حوالہ سے بہت اہم نکات بیان فرمائے ہیں۔ اس خطبہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے اسی شمارہ کی زینت ہے۔ خلیفۂ وقت کے ہر خطبہ، خطاب اور ارشاد کی طرح یہ خطبہ بھی نہایت غور اور توجہ کے ساتھ پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ خصوصیت سے اس کی ضرورت اس زمانہ میں اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کر جاتی ہے کیونکہ بدقسمتی سے دنیا میں ہر طرف معاشرتی امن کا فقدان دکھائی دیتا ہے اور بے امنی و فساد ہے کہ پھیلتا جاتا ہے۔ غیروں کا تو ذکر کیا خود دین اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کی اکثریت بھی امن و سلامتی سے محروم ہے۔ حالانکہ تمام مذاہب عالم میں صرف اسلام ہی وہ دین ہے جو اپنے کامل ہونے کے لحاظ سے دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے والا ہے اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا ہے: ’’شریعت اسلامیہ میں ایک گھرانے کی سلامتی اور امن سے لے کر پوری دنیا کی سلامتی اور امن کی ضمانت دی گئی ہے‘‘۔ اسلامی معاشرہ میں سلامتی کے فقدان کی وجہ وہی ہے جس کی نشاندہی حضور اکرم ﷺ نے چودہ سو سال پیشتر فرمادی تھی کہ اس زمانہ میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور ایمان دنیا سے اٹھ کر ثریا پر چلا جائے گا۔ دنیا میں کروڑوں مسلمان ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ حج پر جاتے ہیں، لاکھوں مساجد ہیں جن میں لوگ نمازوں کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں لیکن ان نیکیوں کے کوئی نیک ثمرات اور نیک نتائج مسلم معاشرہ میں، مسلم ممالک میں دکھائی نہیں دیتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت ان نیکیوں کو محض ایک رسم اور عادت کے طور پر انجام دیتی ہے۔ وہ ان نیکیوں کی حقیقی غرض و غایت سے ناواقف ہیں اور انہیں کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ ان نیکیوں سے وابستہ مفادات کو حاصل کرنے کی طرف توجہ کریں اور جائزہ لیں کہ کہیں ہمارے یہ اعمال محض ظاہری حرکات و سکنات تک ہی تو محدود ہو کر نہیں رہ گئے۔

دراصل کوئی بھی نیکی اس وقت تک حقیقی معنوں میں نیکی نہیں کہلا سکتی اور نہ انسان اس کی برکات سے حصہ پا سکتا ہے جب تک وہ نیکی شعوری طور پر سچے اخلاص اور وفا کے ساتھ اور روح اور راستی کے ساتھ نہ کی جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’کروڑوں مسلمان دنیا میں موجود ہیں اور مسجدیں بھری ہوئی نظر آتی ہیں مگر کوئی برکت اور ظہور ان مسجدوں کے بھرے ہوئے ہونے سے نظر نہیں آتا۔ اس لئے کہ یہ سب کچھ جو کیا جاتا ہے محض رسوم اور عادات کے طور پر کیا جاتا ہے۔ وہ سچا اخلاص اور وفا جو ایمان کے حقیقی لوازم ہیں ان کے ساتھ پائے نہیں جاتے۔ سب عمل ریاکاری اور نفاق کے پردوں کے اندر مخفی ہو گئے ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 87-88)

یہی حال دیگر اسلامی شعائر کا ہے۔ ایسے ہی ظاہر پرست لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’..........سبز کپڑے، بال سر کے لمبے، ہاتھ میں تسبیح، آنکھوں میں دمبدم آنسو جاری، لبوں میں کچھ حرکت گویا ہر وقت ذکر الٰہی زبان پر جاری ہے اور ساتھ اس کے بدعت کی پابندی۔ یہ علامتیں اپنے فقر کی ظاہر کرتے ہیں مگر دل مجذوم، محبت الٰہی سے محروم۔ الاماشاء اللہ۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 195)

السلام علیکم کہنا ایک اسلامی شعار ہے اور بالعموم مسلمان ایک دوسرے کو ملتے وقت سلام کہتے بھی ہیں۔ لیکن کیا مسلمان کہلانے والوں میں اس کے نتیجہ میں واقعی طور پر امن و سلامتی کا فروغ ہو رہا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے مورد ہیں؟ یہ ایک اہم سوال ہے اور ہر شخص اپنے گھر میں، اپنے ماحول میں ایک نظر ڈال کر اس کا جواب معلوم کر سکتا ہے۔ اگر کسی جگہ اس دعا کے اثرات و برکات دکھائی نہیں دیتے تو اس کی وجہ بھی وہی رسم اور عادت کے پابندی اور سلام کی حقیقت سے ناواقفیت ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطبہ میں اس اہم نکتہ کی طرف بھی بڑی وضاحت سے توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’یہ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ کسی کے لئے دعائیہ کلمات منہ سے نکالتا ہے تو خود بخود اس کے دل میں دوسرے شخص کے لئے نرم جذبات پیدا ہو جاتے ہیں سوائے اس کے کہ بالکل ہی کوئی منافقانہ طبیعت کا شخص ہو جو منہ سے کچھ کہنے والا ہو اور بغل میں چھری لئے پھرتا ہو‘‘۔

اب اس کی روشنی میں ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ جب وہ کسی کو سلام کہتا ہے تو کیا وہ واقعی دل سے اپنے اس بھائی یا بہن کے لئے خدا تعالیٰ سے سلامتی اور اس کی رحمت اور برکت کا طلبگار ہے یا محض ایک رسم اور عادت کے طور پر سلام کہہ رہا ہے۔ کیونکہ رسم اور عادت کے طور پر کی گئی نیکی ضائع جاتی ہے اور اس کا کوئی نتیجہ مترتب نہیں ہوتا۔ البتہ اگر دل کی گہرائی سے یہ سلامتی کی دعا نکلے تو پھر اس کے ثمرات و برکات بھی انسان کو عطا ہوں گے۔ سلام کی برکت کے تعلق میں ذیل کا واقعہ بہت دلچسپ ہے۔

حضرت منشی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی تھے، لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی دو بیٹیوں کے درمیان کسی بات پر شدید ناراضگی ہو گئی۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بھی کسی طرح اس کا علم ہو گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس بارہ میں دریافت فرمایا کہ کوئٹہ میں آپ کی دو بیٹیوں میں آپس میں ناراضگی تھی آیا ان میں صلح ہو گئی ہے؟ حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں نے عرض کیا ہاں حضور صلح ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا آپ کی بڑی لڑکی تو معافی مانگنے کے لئے بھی تیار تھی لیکن چھوٹی مصر تھی کہ نہ مَیں معافی لوں گی اور نہ دوں گی۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور میری بیوی نے، میری ہمشیرہ نے اور میرے دیگر رشتہ داروں نے بڑی کوشش کی کہ صلح ہو جاوے لیکن وہ چھوٹی نہیں مانتی تھی۔ پچھلی گرمیوں کے ایام میں مَیں کوئٹہ گیا ہوا تھا۔ چونکہ مکان سے مسجد احمدیہ دور تھی اس واسطے مَیں ظہر و عصر کی نمازیں گھر پر پڑھا دیتا تھا۔ ظہر کی نماز کے وقت میری یہ بیٹیاں اور چند رشتہ دار مرد عورتیں نماز میں شامل تھے۔ سلام پھیرنے کے بعد مَیں نے چھوٹی لڑکی سے پوچھا کہ تمہیں نماز کا ترجمہ آتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ مَیں نے کہا دائیں طرف تمہاری ہمشیرہ ہے۔ تم نے سلام پھیرتے ہوئے اس کی طرف دعا دی۔ اگر تم واقعی اس سے ناراض ہو تو پھر یہ منافقت ہے۔ اسی طرح دوسری سے بھی وہی سوال جواب کئے اور اس نے بھی وہی جواب دیئے۔ اس پر مَیں نے دونوں سے اشارہ کیا کہ اٹھ کر ایک دوسری کے گلے لگ جاؤ۔ چنانچہ اس طرح پر ان کی صلح صفائی کرادی گئی۔ حضور نے سن کر فرمایا آپ نے سلام سے بہت اچھا فائدہ اٹھایا‘‘۔ (تجلّی قدرت صفحہ 133-134)

یہ واقعہ اس امر کی ایک زبردست دلیل ہے کہ اگر نیکی کو سوچ سمجھ کر شعوری طور پر ادا کیا جائے اور اس سے وابستہ مفادات کو پیش نظر رکھا جائے اور ان کے حصول کے لئے سچے اخلاص اور وفا اور روح کی راستی کے ساتھ کوشش کی جائے تو پھر یقیناً اس نیکی کی برکات انسان کو عطا ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس خطبہ میں ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمودات کے حوالہ سے تاکیدی نصائح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ’’معاشرے میں امن و محبت قائم کرنے کے لئے سلام ضروری چیز ہے‘‘۔ اور یہ کہ ’’سلامتی کا تحفہ بھیجو کیونکہ اس سے گھروں میں برکتیں پھیلیں گی کیونکہ یہ سلامتی کا تحفہ اللہ کی طرف سے ہے‘‘۔

پس اگر ہم پوری ذمہ داری کے احساس کے ساتھ کہ یہ سلامتی کا تحفہ اللہ کی طرف سے ہے اور ہم اس کے حکم کے تابع اور نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق آپس میں سلام کو رواج دیں گے تو اللہ کے فضل سے اس کی برکتیں بھی ملیں گی۔ کیونکہ ’’دعائیہ کلمات سے لاشعوری طور پر دماغ پاک ہو کر انسان پاکیزگی اور بہتری کی بات ہی سوچتا ہے جس سے آپس کے نیک تعلقات بڑھتے ہیں‘‘۔ اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’سلام کو پھیلانے سے آپس میں محبت کے تعلقات ہوں گے اور محبت کے تعلقات ایک جماعتی قوت پیدا کریں گے اور یہ جماعتی قوت اور مضبوطی ہی ہے جس سے پھر غلبہ کے سامان پیدا ہوں گے‘‘۔ اور آج کے دجّالی معاشرہ کے بداثرات کا مقابلہ کرنے کے لئے اس باہمی محبت اور وحدت اور جماعتی قوت کا ہونا ہمارے لئے بیحد ضروری ہے۔ اور اس وحدت اور قوت اور مضبوطی کے حصول کا آغاز ہمیں اپنے گھروں سے کرنا ہوگا۔ جب ہمارے وجود اور ہمارے گھر اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے مورد ہوں گے تو پھر ہمیں وہ مقام عطا ہوگا جو اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُم کا مقام ہے۔ اور اللہ کے فضل سے ہم ایک امام کے ہاتھ پر سچی اور حقیقی وحدت کا نمونہ دکھاتے ہوئے تمام باطل قوتوں پر اپنے اعلیٰ اسلامی اخلاق اور کردار کی بدولت غلبہ پاتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(نصیر احمد قمر)

غزل

اک ترا عشق مجھ کو کافی ہے — ’’اور جو کچھ بھی ہے اضافی ہے‘‘
تجھ سے دل بے خبر نہیں رہتا — یہ ترے حسن کا صحافی ہے
عشق کو مانتا ہے دل، لیکن — عقل کا نوٹ اختلافی ہے
عشق میرا، تری محبت کی — اصطلاحات کے منافی ہے
مَیں ہوُا مرتکب محبت کا — جرم ناقابلِ معافی ہے
کھو گیا دل بھی اور نہ تُو ہی ملا — ہرج ناممکنِ تلافی ہے
معجزہ دل کی روشنائی کا ہے — یہ جو رنگینیٔ قوافی ہے

(میر انجم پرویز۔ دمشق، سیریا)

تم بد بنا کے پھر بھی گرفتار ہو گئے　　یہ بھی تو ہیں نشاں جو نمودار ہو گئے

بھٹو کا انجام۔عبرت کا مقام

(مبشر احمد ظفر ۔ مربی سلسلہ)

اے قوم کے سرآمدہ !اے حامیانِ دین
سوچو کہ کیوں خدا تمہیں دیتا مدد نہیں
تم میں نہ رحم ہے نہ عدالت نہ اتّقا
پس اس سبب سے ساتھ تمہارے نہیں خدا

(درثمین)

خدا کی قائم کردہ جماعتوں کی تاریخ کے اکثر ابواب کا عنوان قربانی کی داستانیں ہوتا ہے۔دنیا کے جابر حکمرانوں کا ہمیشہ یہ دستور رہا ہے کہ وہ اپنے اقتدار کو طول و دوام دینے کے لئے اور دنیا کی نظروں میں ہیرو بننے کی خاطر قسما قسم کی منصوبہ بندی کرتے رہتے ہیں۔دریں اثناء خدائی جماعتوں کے معاندین کا ٹولہ اور مفاد پرست لوگ ایسے حکمرانوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ فلاں مذہبی جماعت جو بہت منظّم اور بااصول ہے آپ کے اقتدار کے لئے سنگین خطرہ ثابت ہوسکتی ہے اگر آپ اس جماعت کا پتّہ صاف کردیں تو آپ کی کرسی ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گی اور آپ ہردلعزیز ہو جائیں گے۔نیز آپ کے اس اقدام کے صلہ میں ہماری جملہ خدمات بھی آپ کے لئے حاضر ہوں گی۔

چنانچہ اقتدار کے بھوکے حکمران اپنے اوچھے ہتھکنڈوں اور حربوں کو قانون اور مصلحت کا لبادہ پہنا کر غریب دینی جماعت پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔تاہم آخر کار نتیجہ ہمیشہ ان کی توقعات اور خواہشات کے بالکل برعکس نکلتا ہے۔خدا کی غیرت جوش میں آتی ہے تو ایسے ظالم حکمرانوں پر ایسی گرفت کرتی ہے کہ انہیں بدترین مثال بنا ڈالتی ہے جس میں دیدۂ عبرت کے لئے کئی اسباق ہوتے ہیں مگر افسوس کہ دنیا ان مثالوں سے سبق سیکھنے کی بجائے مختلف توجیہات کر کے آگے گزر جاتی ہے۔

بیسویں صدی کے آخری ربع کے شروع میں پاکستان کے میدان سیاست کے ایک عظیم سپوت جناب ذوالفقار علی بھٹو بھی اسی راہ پر چل نکلے اور خدا کے انتباہ :

’جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں‘

کو نظر انداز کر کے اپنے مذموم عزائم میں لگ گئے۔بالآخر خدا کی قہری تجلی کا نشانہ بن کر جماعت احمدیہ کی صداقت پر مہر ثبت کر گئے۔

ہیرو بننے کا خواب

جناب ذوالفقار علی بھٹو کی یہ شدید خواہش تھی کہ وہ عالم اسلام کے سیاسی لیڈر اور شاہ فیصل خلیفۃ المسلمین کی حیثیت سے تسلیم کئے جائیں تاہم اس راہ میں ایک روک جماعت احمدیہ میں قائم خلافت تھی کیونکہ اسلام میں یہ ممکن نہیں ہے کہ بیک وقت دو خلفاء ہوں۔اس مشکل کا یہ حل نکالا گیا کہ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا جائے یوں خلیفۃ المسلمین کے لئے راستہ صاف ہو جائے گا۔

اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھٹو نے 1973ء میں لاہور میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی ایک کانفرنس منعقد کروائی۔

حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کی دوربین نگاہ نے یہ سازش معلوم کرلی۔آپ نے ناقابل تردید ثبوت کی بنا پر یہ انکشاف کر دیا کہ اس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایک مہم کے آغاز کا فیصلہ ہونے والا ہے کیونکہ آپ کے علم میں آچکا تھا کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو یہ حکم جاری کر چکے ہیں کہ اس کانفرنس میں کسی احمدی فوجی افسر کی ڈیوٹی نہ لگائی جائے۔نیز آپ کو وہ پمفلٹ بھی مل چکے تھے جو جماعت اسلامی اور دیگر تنظیموں نے جماعت کے خلاف کانفرنس میں تقسیم کرنے کے لئے قبل از وقت چھپوا رکھے تھے۔

چنانچہ یہ راز زیادہ دیر تک راز نہ رہا۔جب یوگنڈا کے ڈکٹیٹر عیدی امین نے اس کانفرنس میں یہ تجویز پیش کی کہ سعودی عرب کے شاہ فیصل کو عالم اسلام کا خلیفہ تسلیم کرلیا جائے۔لیکن یہ تجویز جسے سعودی حمایتیوں نے بڑے غور وخوض کے بعد تیار کیا تھا صدا بصحراء ثابت ہوئی کیونکہ اسلامی ممالک میں اختلافات کی خلیج اتنی وسیع تھی کہ اس تجویز پر اتفاق رائے ناممکن تھا۔

نیز یہ کیسے ممکن تھا کہ دنیا والے کسی شخص کو اس عظیم روحانی منصب پر فائز کردیں جس پر تقرری صرف اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

اس طرح مسٹر بھٹو کا یہ منصوبہ ناکام ہو گیا لیکن اب بلّی تھیلے سے باہر آچکی تھی اس لئے وہ جلد ہی جماعت احمدیہ کی کھلم کھلا مخالفت پر اتر آئے۔

(مخلص از کتاب ”ایک مرد خدا“ صفحہ154تا 160)

احمدیوں کے خلاف فسادات

مسٹر بھٹو کے ذہن میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینے کا جو پلان تھا اس کے لئے فضا سازگار کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر بلوہ کرایا گیا۔ہوا یوں کہ ملتان کے شہر سے نشتر کالج کے طلبہ کا ایک گروپ بذریعہ ٹرین ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچا اور پلیٹ فارم پر آکر احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز نہایت گندی زبان استعمال کی جس کے ردّعمل میں وہاں Clash ہو گیا۔چنانچہ اس سانحہ کی آڑ میں سارے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات کی آگ لگا دی۔ان فسادات میں جماعت احمدیہ کے کئی درجن افراد کو شہید کر دیا گیا۔کروڑوں کی جائیداد نذر آتش کردی۔متعدد گھرانوں کو بے گھر کر دیا۔ جماعت کی بعض عبادتگاہوں کو نذر آتش کیا گیا اور بعض کو مقفل کر دیا اور بعض پر قبضہ کرلیا گیا۔

بھٹو حکومت نے اصلاحات کے نام پر جماعت احمدیہ کے تعلیمی ادارے قومی تحویل میں لے لئے۔جماعت کا ملکیتی بیس ہزار ایکڑ زرعی رقبہ بھی اصلاحات کی آڑ میں ہتھیا لیا۔

قومی اسمبلی کی سرگزشت

ان فسادات کے پیش نظر چاہئے تو یہ تھا کہ ملک کی عدلیہ ان تخریبی کارگزاریوں کے پس پردہ عوامل کو بے نقاب کرتی لیکن اس کے برعکس حکومت نے جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو قومی اسمبلی میں پیش ہونے کا پابند کیا۔چنانچہ قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اپنے وفد کے ہمراہ پیش ہوئے جن پر گیارہ روز تک جرح ہوئی۔قومی اسمبلی کے ایوانوں میں بھی اصل سانحہ کو موضوع بحث بنانے کی بجائے چند مذہبی اشتعال انگیز اور سطحی باتوں پر وقت صرف کیا گیا۔

جماعت احمدیہ نے قومی اسمبلی کا ارادہ بھانپ لینے کے بعد اپنا مذہبی مؤقف ایک محضر نامہ کی شکل میں پیش کر دیا جس میں ایوان کی اس حیثیت کو تسلیم نہیں کیا گیا کہ وہ کسی کے ایمان کے بارہ میں فیصلہ کرے۔

”جماعت احمدیہ کے مؤقف کے مطابق ایسا کرنا انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔نیز اقوام متحدہ کے منشور، پاکستان کے دستور اساسی کے خلاف ہے۔سب سے بڑھ کر قرآن کریم کی تعلیم اور ارشادات نبویہ کے بھی سراسر منافی اور بہت سی خرابیوں اور فساد کو دعوت دینے کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے“۔(محضر نامہ صفحہ10)

قومی اسمبلی نے اصل مسئلہ (جماعت کے خلاف فسادات کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے) کو گول کرتے ہوئے ایک نئی بحث شروع کروادی۔وزیر قانون نے قومی اسمبلی میں یہ تحریک پیش کی کہ:

”دین اسلام کے اندر ایسے شخص کی حیثیت یا حقیقت پر بحث کی جائے جو حضرت محمدؐ کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہ رکھتا ہو“۔

اس تحریک کے الفاظ بتاتے ہیں کہ بحث میں ختم نبوت کا عقیدہ ایک بنیادی حیثیت کا حامل ہونا چاہئے تھا کیونکہ جماعت نے اپنے محضر نامہ میں ختم نبوت کے بارہ میں متعدد حوالے پیش کئے تھے۔سب سے بڑھ کر اسی ختم نبوت کے حوالہ سے ترمیم کر کے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔لیکن افسوس کہ اس گیارہ روزہ کارروائی میں ختم نبوت کے بارہ میں ایک سوال بھی نہیں اٹھایا گیا۔تاہم کچھ اشتعال انگیز سوالات پوچھے گئے۔جیسے:

1۔احمدی مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔
2۔احمدی مسلمانوں کا جنازہ نہیں پڑھتے
3۔احمدی مسلمانوں میں رشتہ ناطہ نہیں کرتے۔
4۔ بانی جماعت احمدیہ کی بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔
5۔احمدیوں کا تصور جہاد عام مسلمانوں سے مختلف ہے۔

قومی اسمبلی میں اٹارنی جنرل صاحب دو تین دن تک بار بار گھما پھرا کر ہر پہلو سے ہر انداز سے امام جماعت احمدیہ سے یہ بات کہلوانے کی کوشش کرتے رہے کہ احمدیوں کے نزدیک جملہ مسلمان مطلقاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے اٹارنی جنرل کی اس کوشش کو ہر لحاظ سے ناکام کیا۔

مولوی حضرات جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے مؤثر اور دلکش جوابات سے جو اسمبلی کے ممبران کے دل موہ رہے تھے سخت پریشان تھے اور تلملا کر کہتے تھے:

”جواب مختصر دیا جائے۔ہم خطبہ سننے نہیں آئے۔وضاحتوں سے روکا جائے۔ جواب ہاں یا ناں تک محدود رکھیں۔ یہ بیٹھ کر کیوں جواب دے رہے ہیں؟ یہ بھی کھڑے رہیں اور جواب دیں۔یہ سب باتیں مولوی حضرات کی پریشانی اور اضطراب کی آئینہ دار ہیں“۔

(احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں صفحہ 30)

ایک معاند مولوی جناب مفتی محمود صاحب نے کراچی کے ایک استقبالیہ میں قومی اسمبلی کی کارروائی کے دوران اپنی پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

”مرزا ناصر احمد نے مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو لے کر اسمبلیوں کے ممبران کے دل میں یہ بات بٹھادی کہ مولویوں کا کام صرف کفر کے فتوے دینا ہے......ممبران اسمبلی کا ذہن ہمارے موافق نہیں تھا بلکہ ان سے متاثر ہو چکا تھا۔تو ہم بڑے پریشان تھے۔ہمارے ارکان اسمبلی دینی مزاج سے واقف نہ تھے خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر احمد آیا تو ان (کی اسلامی وضع قطع) کو دیکھ کر ممبران نے کہا یہ شکل کافر کی ہے؟ وہاں یہ بات بھی مشہور ہوگئی کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے۔تو ہم اللہ سے دست بدعا تھے کہ اگر تم نے ہماری امداد نہ کی تو یہ مسئلہ قیامت تک حل نہ ہوگا۔حتی کہ مَیں اتنا پریشان تھا کہ بعض اوقات مجھ رات کو تین چار بجے تک نیند نہیں آتی تھی“۔

(ہفت روزہ لولاک ۔فیصل آباد۔ 28/دسمبر 1975ء بحوالہ احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں“)

قومی اسمبلی کا فیصلہ

الغرض ایک عجیب وغریب بحث وتمحیص اور جرح کے بعد قومی اسمبلی نے 7/ستمبر 1974ء کو ایک قرارداد منظور کر کے آئین میں ترمیم کردی جس کی رو سے یہ فیصلہ ہوا:

”جو شخص حضرت محمدؐ کے آخری نبی ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا حضرت محمدؐ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے“۔

ترمیم سے واضح ہے کہ امت مسلمہ کے 1400 سالہ مسلّمہ عقیدہ سے انحراف کیا گیا ہے۔ترمیم پر احمدیوں کو تو دُکھ ہونا ہی تھا وطن عزیز کے سنجیدہ طبقہ نے بھی اس ترمیم پر دکھ محسوس کیا۔البتہ تنگ نظر مُلّاؤں نے اس ساری کارروائی کا سہرا اپنے سر باندھا۔دوسری طرف جناب بھٹو صاحب نے اپنے خیال میں 90 سالہ مسئلہ حل کر کے ایک تیر سے کئی شکار کئے“۔

(”احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں“ صفحہ 20)

فیصلہ کا طریق کار قواعد وضوابط کے خلاف تھا

یہ ترمیم کیسے منظور ہوئی اس بارہ میں جناب الطاف حسین قریشی صاحب مدیر اُردو ڈائجسٹ نے ”عوامی حقوق کی جنگ“ کے زیر عنوان لکھا ہے:

”دوسری ترمیم میں بالخصوص تمام قواعد وضوابط ایک طرف رکھ دئے گئے۔اس ترمیم کا تعلق قادیانیوں کو دستوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے تھا......قومی اسمبلی میں کئی روز سے قادیانی مسئلہ کے سلسلہ میں خفیہ کارروائی ہو رہی تھی۔یہ بحث 6/ستمبر تک چلتی رہی اور کچھ طے نہ پایا۔ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ خفیہ کارروائی کے نتیجہ میں ایک بل تیار ہوتا اس پر قومی اسمبلی کی مختلف کمیٹیوں میں غور ہوتا۔اس کے بعد بحث کے لئے ایوان میں پیش کیا جاتا۔جناب بھٹو نے تمام ضابطوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے 7/ستمبر کو 5 بجے کے قریب ایک بل پڑھ کر سنایا اور ایک گھنٹے کے اندر اندر اتفاق رائے سے منظور کرلیا گیا۔اسی رات سینٹ کا اجلاس طلب ہوا اور اس ایوان میں بھی کچھ زیادہ وقت نہ لگا“۔

(احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں صفحہ21-22
بحوالہ اردو ڈائجسٹ لاہور دسمبر 1975ء صفحہ57)

مکافات عمل

جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جماعت احمدیہ کو بےدست وپا کرنے کے لئے جماعت کے خلاف تحریک چلائی۔ اس دوران جوناروا سلوک بھٹوصاحب نے جماعت کے ساتھ کیا وہی سلوک بھٹوصاحب کے ساتھ دہرایا گیا۔ جیسے:

- جماعت کی توہین کی اپنے زعم میں کوشش کی گئی۔
- جماعت کو غیرمسلم کا الزام دیا گیا۔
- جماعت کے بارہ میں خلاف قواعد کارروائی کی گئی۔

جب مکافات عمل کی چکّی چلی تو جناب بھٹوصاحب کے ساتھ بھی بہت بڑھ کر توہین آمیز سلوک حکومت وقت نے کیا۔ جس کا اعتراف خود بھٹوصاحب اپنے عدالتی بیان میں کرتے ہیں۔

اہانت آمیز سلوک

بھٹو نے کہا:

- ......"مجھے مقدمہ کے آغاز سے ہی توہین کا نشانہ بنایا گیا۔ **اور میرے لئے اہانتوں کا انبار لگا دیا گیا**"۔
- ......"مجھے ایک عادی جھوٹے کا نام دیا گیا۔ چھ ماہ سے ایک ہی تکرار ہے کہ مَیں اصلی اور بڑا مجرم اور بدمعاش ہوں، **مَیں نام کا مسلمان ہوں**"۔
- ......"موت کی کوٹھڑی میں میرا سارا چہرہ مکھیوں اور مچھروں سے بھرا رہتا تھا"۔
- ......"آخری دنوں میں حُکّام کا رویہ انتہائی اذیتناک، ظالمانہ اور ہتک آمیز رہا"۔ (بحوالہ کتاب "ذوالفقار علی بھٹو ولادت سے شہادت تک" صفحہ190)

کذّاب نام اس کا دفاتر میں رہ گیا
چالاکیوں کا فخر جو رکھتا تھا بہہ گیا

- اکثر معتبر شاہدین کا کہنا ہے کہ بھٹو آخری دنوں میں بہت لاغر تھے۔
- اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ بھٹو پر پھانسی سے قبل تشدد کیا گیا تھا اور اسی تشدد سے ان کی موت واقع ہو گئی تھی۔
- ڈاکٹر اصغر علی شاہ کا کہنا ہے کہ پھانسی کی رات بھٹو کو گہری نیند میں سوتے دیکھ کر مجید قریشی نے سمجھا کہ وہ شاید زندہ نہیں رہے۔ تب مَیں نے جا کر دیکھا تو بھٹو بےحس پڑے تھے۔ مَیں نے انہیں آوازیں دیں۔ وہ بیدار نہیں ہوئے۔
- بھٹو کو اسٹریچر پر ڈال کر پھانسی گھاٹ لے جایا گیا۔ (ایضًا صفحہ 285 تا 294)

غیر مسلم ہونے کا الزام

جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے مذموم عزائم کی خاطر جماعت کے خلاف پورے ملک میں فسادات کروائے۔ متعدد مقامات پر جماعت کی جائیداد اور املاک کو جلا کر رکھ دیا۔ پھر قومی اسمبلی میں دو ہفتے کی جرح کے بعد جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے کر اپنی سکیم کو عملی جامہ پہنا دیا۔ اس فیصلہ پر زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ خدا کے غضب کی چکّی حرکت میں آئی تو **حکومت پاکستان کی عدالت عالیہ نے جناب بھٹوصاحب کے بارہ میں یہ رائے قائم کی کہ "بھٹو نام کا مسلمان ہے"**۔ ("ذوالفقار علی بھٹو ولادت سے شہادت تک" صفحہ257-258)

قواعد وضوابط کی خلاف ورزی

بھٹوصاحب نے جماعت احمدیہ کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کے لئے اپنے بنائے ہوئے آئین کے قواعد و ضوابط کو ایک طرف رکھ دیا اور من مانی کرتے ہوئے ارکان اسمبلی سے مختصر سے وقت میں اپنی مرضی کا فیصلہ لے لیا۔

جب تھوڑے عرصہ بعد مکافات عمل کا سلسلہ شروع ہوا تو حکومت پاکستان نے بھٹوصاحب کے معاملہ میں قواعد وضوابط کو طاق نسیان پہ رکھ دیا اور اپنی مرضی کا سلوک کرتے رہے۔ کرنل رفیع کہتے ہیں:

"مجھے بلا کر ہدایت دی گئی کہ اگر سپریم کورٹ نے بھٹو کی رہائی کا حکم دے بھی دیا تو پھر بھی بھٹو کو جیل سے باہر نہیں جانے دیا جائے گا ۔ وہ مارشل لاء کے تحت کئی اور مقدمات میں مطلوب ہیں"۔ (ایضًا صفحہ194)

"دنیا بھر کی عدالتوں میں یہ پہلی مثال تھی کہ سپریم کورٹ کے تمام ججوں نے متفقہ طور پر سفارش کی تھی کہ اگر صدر چاہیں تو بھٹو کی سزا میں تخفیف کر سکتے ہیں لیکن ضیاء نے بیسیوں ممالک کے سربراہان کی معافی کی سفارش کے باوجود پھانسی کا حکم دیا"۔ (ایضًا صفحہ197)

پھانسی دینے کا وقت

جنرل چشتی کہتے ہیں:

"بھٹوصاحب کی رحم کی درخواست پر کارروائی کے بارہ میں معمول کے مطابق طریق کار کیوں نہیں اختیار کیا گیا۔ ہر قدم اتنی عجلت میں کیوں اٹھایا گیا۔ بھٹو کو ضوابط کے خلاف رات کے اندھیرے میں تختہ دار پر لٹکا دیا"۔

(ذوالفقار علی بھٹو ولادت سے شہادت تک صفحہ199)

بھٹوصاحب کو دو بجے شب پھانسی دی گئی جبکہ ایسا کرنا جیل کے قوانین کے منافی ہے۔ کیونکہ عام طور پر موت کی سزا صبح طلوع ہونے سے کچھ وقت پہلے دی جاتی ہے۔

پھانسی کے بعد لاش کے لٹکنے کا وقت

"عام طور پر پھانسی کے بعد لاش کو آدھ گھنٹہ سے پون گھنٹہ تک لٹکتے رہنے دیا جاتا ہے۔ مگر بھٹو کو پھانسی دینے کے چند منٹ بعد ڈاکٹر کو پھانسی گھاٹ میں اترنے کا حکم دے دیا۔ ڈاکٹر نے معائنہ کر کے موت کی تصدیق کر دی"۔

(ذوالفقار علی بھٹو ولادت سے شہادت تک صفحہ294)

بھٹوصاحب کی تاریخ پیدائش: 5رجنوری 1928ء۔

بھٹوصاحب کی تاریخ وفات: 4راپریل 1979ء۔

بھٹوصاحب کی عمر: 51 سال 3 ماہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام

گو ایک طرف تو جناب بھٹوصاحب جماعت احمدیہ کے خلاف ظالمانہ کارروائیوں کی پاداش میں ذلّت کی موت مرے لیکن دوسری طرف حضرت بانی جماعت احمدیہ کا ایک ایسا الہام بھی ہے جو بتلاتا ہے کہ ایک معاند احمدیت ذلّت کے ساتھ اپنی عمر کے باون سال میں ہلاک ہوگا۔

اس الہام کے الفاظ یہ ہیں:

"ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ کَلْبٌ یَمُوْتُ عَلٰی کَلْب یعنی وہ کُتّا ہے اور کُتّے کے عدد پر مرے گا۔ جو باون سال پر دلالت کرتا ہے۔ **یعنی اس کی عمر باون سال سے تجاوز نہیں کرے گی۔** جب باون سال کے اندر قدم رکھے گا تب اُسی سال کے اندر راہی ملک بقا ہوگا"۔

(ازالہ اوہام صفحہ186-187)

"کشف کی زبان میں کُتّے سے مراد دشمن ہوتا ہے۔ کُتّے کا یہ خاصّہ ہے کہ جب وہ پاگل ہوتا ہے تو اپنے مالک پر بھی بھونکتا ہے۔ اُسے کاٹنے کو پڑتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ وہ دشمن جماعت کے زیر احسان ہونے کے باوجود جماعت سے دشمنی کرے گا۔ اور اس کی موت ذلّت کی موت ہوگی۔ اس کے مطابق جب بھٹو خدا کی گرفت میں آیا تو کئی سال تک کال کوٹھڑی میں پڑا رہا۔ اور جونہی اپنی عمر کے باون سال میں داخل ہوا تو تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا"۔

(ذکر المہدی فی القرآن صفحہ141)

اس الہام کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ جب بھٹو صاحب اپنی عمر کے باون سال میں داخل ہوئے اور ان کی سزائے موت کا فیصلہ بھی آ چکا تو احمدیوں میں یہ بات عام ہوگئی کہ حضرت مسیح موعودؑ کا الہام کَلْبٌ یَمُوْتُ عَلٰی کَلْب شاید بھٹوصاحب پر چسپاں ہوتا ہو اور اگر یہی شخص اس الہام میں مراد ہے تو بھٹوصاحب اب جلد دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں۔ تب مولویوں کے طبقہ نے حکومت پر بہت زور دیا کہ اگر حکومت بھٹو کو سزائے موت دینا بھی چاہتی ہو تو ہماری پُرزور اپیل ہے کہ سزائے موت پر عمل درآمد کچھ عرصہ کے لئے مؤخر کر دے۔ ورنہ مرزا غلام احمد صاحب کا الہام پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے جو ہم پر حجت ہوگی۔ اس الہام کی صداقت سے چھٹکارا پانے کی یہی راہ ہے کہ بھٹو کی سزائے موت پر عارضی طور پر عمل درآمد روک دیا جائے۔ لیکن ان ساری چالوں کے باوجود یہ الہام بڑی شان کے ساتھ بھٹو صاحب کی ذات میں پورا ہوا۔ یوں بھٹوصاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتے تھے انہوں نے خود اس ذلّت کی موت مر کر جماعت اور بانیٔ جماعت کی صداقت پر مہر ثبت کر دی۔ ؎

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

بھٹو بھٹّی میں

"جب بھٹو بڑے فخر سے یہ اعلان کر رہا تھا کہ مَیں نے 90 سالہ مسئلہ حل کر دیا ہے تو انہی دنوں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک غلام عبداللطیف صاحب بہاولپوری فاضل دیوبند کو الہام ہوا "بھٹو بھٹّی میں"۔ انہوں نے مزید بتایا کہ بھٹو کی حکومت کا گھوڑا جن چار ٹانگوں پر کھڑا ہے وہ اس کی مخالف ہو کر اسے مسل کر رکھ دیں گی۔ چنانچہ عوام، پولیس، فوج اور ایف ایس ایف سب اُس کے مخالف ہو گئے۔ انہوں نے اس شخص کو حکومت کی کرسی سے جبراً اتار کر اس پر قتل کا مقدمہ چلایا۔ پھر اسے کال کوٹھڑی میں اڑھائی سال تک ذلّت کی حالت میں رکھ کر پھانسی دے دی"۔

(ذکر المہدی فی القرآن صفحہ 633)

احمدیہ مخالف اقدامات کی توجیہات

ایک صحافی کے سوال "آخر بھٹو نے احمدیوں کے خلاف اتنا بڑا ڈرامہ کیسے اور کیوں رچایا؟" کے جواب میں جناب ایم ایم احمد صاحب فرماتے ہیں:

"میرے دو تین اندازے ہیں۔ جنرل امپریشن تھا کہ انتخابات میں احمدی بھٹوصاحب کو جتوا کر لائے ہیں اس امپریشن کو ختم کرنے کے لئے بھٹو نے اتنا بڑا قدم اٹھایا۔ بھٹو کو اندازہ تھا کہ مولوی کل کلاں کو احمدیوں کا ایشو کھڑا کر کے اُسے پریشان کر سکتے ہیں۔ اس لئے خطرے کو پیدا ہونے سے پہلے ہی اقدام کر دیا تا کہ مولوی یہ کریڈٹ نہ لے جائیں اور اس کی ساکھ خراب نہ ہونے پائے۔

بھٹوصاحب کی یہ جبلّت تھی کہ وہ ہر منظّم گروہ اور ادارے یا انسٹی ٹیوٹ کو اپنے سامنے اور مدمقابل دیکھنے کا روادار نہ تھا۔ اسی جبلّت اور سوچ کے تحت ان کا خیال تھا کہ احمدی ایک منظّم جماعت ہیں۔ ممکن ہے کل کو یہ خطرہ بن جائیں۔ چنانچہ بڑی وحشیانہ قوت کے ساتھ وہ اُن پر حملہ آور ہوئے۔ (ایم ایم احمد کے انکشافات صفحہ 96)

جناب ایم ایم احمد صاحب مزید فرماتے ہیں:

"مجھے رفیع رضا نے بتایا کہ ابھی پارلیمنٹ نے یہ قانون پاس نہیں کیا تھا کہ ایک روز مَیں نے بھٹوصاحب سے کہا کہ اگر احمدیوں کے خلاف قانون پاس ہو گیا تو آپ کو دنیا کے سب سے بڑے احسان فراموش انسانوں میں شمار کیا جائے گا اور یہ واقعہ ہے کہ بھٹوصاحب ایک احسان فراموش انسان تھے۔ اور جن لوگوں کو خوش کرنے کے لئے وہ یہ ڈرامہ رچا رہے تھے وہی دراصل اُن کے دشمن بنے اور انہی لوگوں نے اُن کے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالا"۔

(ایم ایم احمد کے انکشافات صفحہ 98)

پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل جے اے رحیم صاحب نے اینٹی احمدیہ ایشو پر بھٹو کے اقدامات کی یوں توجیہہ کی:

"اسلامی سربراہ کانفرنس لاہور میں دو بڑے اسلامی ممالک نے بھٹو کو یقین دلایا کہ اگر تم احمدیہ تحریک کو ختم کر ڈالو تو ہم تمہاری پشت پر ہیں۔ چنانچہ اسی سے بھٹو کے ذہن میں احمدیوں کے خلاف جھپٹنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پاکستان کا کونہ کونہ احمدیوں کے خلاف نفرت میں جلنے لگا۔ اس سلسلہ میں مولویوں نے بھی بھٹوصاحب کو یہ پٹی پڑھائی کہ ایسا کر کے تم ہمیشہ کے لئے عوام کے دلوں میں گھر کر جاؤ گے"۔

(ایم ایم احمد کے انکشافات صفحہ 97)

یہ ضروری ہے کہ صبح تلاوت کی عادت ڈالیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

اسلام ہی وہ دین ہے جو اپنے کامل ہونے کے لحاظ سے دنیا میں سلامتی پھیلانے والا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں ایک گھرانے کی سلامتی اور امن سے لے کر پوری دنیا کی سلامتی اور امن کی ضمانت دی گئی ہے۔

معاشرے میں امن اور محبت قائم کرنے کے لئے سلام ضروری چیز ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ سلام کو پھیلاؤ تا کہ تم غلبہ پاؤ۔

سلام کو پھیلانے سے آپس کے محبت کے تعلقات ہوں گے اور محبت کے تعلقات ایک جماعتی قوت پیدا کریں گے اور یہ جماعتی قوت اور مضبوطی ہی ہے جس سے پھر غلبہ کے سامان پیدا ہوں گے۔

آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت پر ظلم روا رکھنے کی وجہ سے ہی مسلمانوں کے اندر سے سلامتی اٹھ رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کی تعلیم ہمیشہ یہ رہی ہے اور انشاء اللہ رہے گی کہ پیار اور محبت کا پیغام تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔

عرب ممالک میں عیسائیوں کی طرف سے جماعت کی شدید مخالفت اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو خصوصی دعا کی تحریک

جماعت کو دعا کرنی چاہئے کہ آج کل مختلف جگہوں پر احمدیت کے خلاف جو مخالفت کی آگ بھڑک رہی ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خود ٹھنڈا کرے اور ہمارے لئے سلامتی اور امن بنادے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 25 مئی 2007ء بمطابق 25 ہجرت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يَهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (المائدہ:17)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ اعلان فرمایا کہ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ یعنی یقیناً اب اللہ کے نزدیک دین صرف اور صرف دین اسلام ہی ہے اور یہی دین ہے جس پر عمل کر کے اب انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ کیونکہ اب یہی دین ہے جو اپنے کامل ہونے کے لحاظ سے دنیا میں سلامتی پھیلانے والا ہے۔ پس اس دین کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین میں کس طرح سلامتی اور سکون مل سکتا ہے۔ اگر دوسرے دینوں کو دیکھیں یا تو ہمیں وہاں افراط نظر آتا ہے یا تفریط نظر آتی ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی اور خاتم الانبیاء ﷺ کے ماننے والے ہیں جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:4) یعنی آج کے دن مَیں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ کوئی نہیں جو اس میں کسی قسم کا سُقم یا کمی نکال سکے۔ یہ وہ دین ہے جس میں تمام قسم کے احکام بیان کر دیئے گئے ہیں، تمام قسم کے علوم اس کامل شریعت میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ تمام قسم کی نعمتیں اور تمام علمی خزانے اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ روزمرہ کے معمولات سے لے کر بین الاقوامی تعلقات کے احکامات تک جن سے ایک گھرانے کی سلامتی اور امن سے لے کر پوری دنیا کی سلامتی اور امن تک بھی شامل ہیں، کی ضمانت دے دی گئی ہے اور اب یہی دین اسلام ہے جسے خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پسند کیا ہے۔ پس اگر اپنے گھروں میں بھی اور دنیا میں بھی سلامتی، پیار اور محبت کی خوشبو پھیلانا چاہتے ہو تو اِسے اختیار کرو۔

پس یہ خدا تعالیٰ کا اعلان ہے اور وعدہ ہے ہر اس انسان سے جو اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم پر ایمان لائے گا اور عمل کرے گا جو اس نے قرآن کریم کی صورت میں اپنے پیارے نبی ﷺ پر اتاری ہے۔ اِس کامل اور مکمل تعلیم کی کچھ جھلکیاں سلامتی کے حوالے سے مَیں گزشتہ خطبات میں بیان کر چکا ہوں، کچھ آج بیان کروں گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس میں گھریلو معاملات پر بھی بحث کی گئی ہے، اس کی تعلیم دی گئی ہے۔ معاشرتی معاملات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کو قائم کرنے کے لئے بھی قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ تو بہرحال یہ مختلف صورتیں ہیں۔ تمام تو آج بیان نہیں ہوسکتیں کچھ حد تک آج بیان کروں گا۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ کسی کے لئے دعائیہ کلمات منہ سے نکالتا ہے تو خود بخود اس کے دل میں دوسرے شخص کے لئے نرم جذبات پیدا ہو جاتے ہیں سوائے اس کے کہ بالکل ہی کوئی منافقانہ طبیعت کا شخص ہو جو منہ سے کچھ کہنے والا ہو اور بغل میں چھری لئے پھرتا ہو۔ لیکن ایک مومن جو اس یقین پر قائم ہے کہ مرنے کے بعد کی بھی ایک زندگی ہے اور مجھے کوشش کرنی چاہئے کہ مرنے کے بعد کی جس زندگی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے، جس دارالسلام کا مجھے راستہ دکھایا ہے، اس کے حصول کے لئے اپنا ظاہر و باطن ایک کروں اور جیسا کہ مجھے حکم ہے اپنے بھائی کو سلامتی کے جذبات پہنچاؤں۔ تو صرف ظاہری منہ کی بات نہ ہو بلکہ دل کی گہرائی سے یہ سلامتی کی دعا نکلے تا کہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت پانے والا بنوں اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے اندھیروں سے نور کی طرف آؤں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بنتے ہوئے صراط مستقیم پر چلنے والا بنوں۔ پس جب اس سوچ کے ساتھ ایک مومن کوشش کرتا ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ معاشرے میں کوئی اس سے نقصان اٹھانے والا ہو۔ بلکہ نقصان اٹھانا تو دور کی بات ہے، یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ ایسے شخص سے کوئی دوسرا بے فیض رہے۔

اب اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے جو اخلاق کے معیاروں کو اونچا کرنے کے لئے بھی ضروری ہے، فساد اور

شکوک وشبہات کو ختم کرنے کے لئے بھی ضروری ہے اور ایک دعا بھی ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لئے پیار و محبت کے جذبات ابھرتے ہیں اور یہ حکم اُس وقت سَلام کہنے کا ہے جب تم کسی کے گھر جاؤ۔ بجائے اطلاع دینے کے دوسرے طریقے اپنانے کے، بہترین طریقہ کسی کے گھر پہنچ کر اطلاع دینے کا یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ گھر والوں کو اونچی آواز میں سَلام کیا جائے۔ بعض امیر لوگ جن کی بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں یا ایسے بھی گھروں والے ہیں جن کے گھروں میں گھنٹی بجنے کی آواز نہیں پہنچ سکتی تو انہوں نے گیٹ پر فون لگائے ہوتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ سے پیغام پہنچایا جائے۔ اگر گھنٹی بجائی ہے تو جب بھی گھر والا پوچھے تو پہلے سَلام کیا جائے پھر نام بتایا جائے۔ یہ ایک ایسا حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی ہدایت فرمائی ہے۔ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النور:28) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیجو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔ اور یہ سلام بھیجنا بھی ایک دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ جس کے بارے میں مَیں آگے بیان کروں گا۔ اب سلامتی پھیلانے کے لئے یہ بڑا پُرحکمت حکم ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم کس طرح مومنین کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

پہلی چیز تو یہ ہے کہ اونچی آواز میں سَلام کرنے سے اجازت کا عندیہ لیا جائے گا۔ اگر اجازت مل جاتی ہے تو پھر ٹھیک ہے ورنہ اگر اہل خانہ اپنی مصروفیت یا کسی اور وجوہات کی بنا پر ملنا نہیں چاہتے تو دوسری جگہ حکم ہے کہ پھر بغیر بُرا منائے واپس آ جاؤ۔ ہمارے معاشرے میں بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ جواب نہ آئے تو مزید تجسس کرتے ہیں، بعض دفعہ تاک جھانک تک کر لیتے ہیں تو یہ بڑی بری عادت ہے۔ اس سے بعض دفعہ فساد پھیلتے ہیں۔

بعض بے تکلف دوست ہوتے ہیں تو بعض دفعہ بغیر آواز دیئے یا سلام کئے ایک شخص کسی دوسرے کے گھر میں بے تکلفی کی وجہ سے چلا جاتا ہے، گھر والے اُس وقت ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی داخل ہو۔ اس سے پھر رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ آج کل بھی ایسے معاملات سامنے آتے ہیں کہ ان بے تکلفیوں کی وجہ سے، ایک دوسرے کے گھر آنے جانے کی وجہ سے یہ بے تکلفیاں بغیر اطلاع کے آنے سے ناراضگیوں میں بدل جاتی ہیں۔ جب مرد کسی کے گھر جاتے ہیں اور جس مرد کو ملنے کے لئے گئے ہیں اگر وہ گھر پر نہیں ہے تو، بہترین طریقہ یہ ہے کہ واپس آ جائیں، اسی سے سلامتی پھیلتی ہے اور دو گھر بدظنیوں سے بچ جاتے ہیں۔ گھر کے دوسرے فرد یا افراد کو مجبور نہیں کرنا چاہئے کہ دروازہ کھولو، ہم نے ضرور اندر بیٹھنا ہے اور جب تک صاحب خانہ یا وہ مرد گھر نہیں آ جاتا ہم اس کا انتظار کریں گے۔ سوائے اس کے کہ گھر کے کوئی قریبی محرم رشتہ دار ہوں، غیروں کا تو کوئی تعلق نہیں جتنی مرضی قریبی دوستیاں ہوں۔ اس سے بہت ساری تہمتوں سے انسان بچ جاتا ہے، بہت سارے شکوک سے انسان بچ جاتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کی باتوں سے اس گھر میں آنے والا بھی اور گھر والے بھی بچ جاتے ہیں، بہت سی بدظنیوں سے بچ جاتے ہیں۔ تو یہ سَلام پہنچانے کا طریق اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی طلب کی جائے اور سَلام کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ آفات سے بچنا۔ پس سلام کا یہ رواج دونوں کو، آنے والے کو بھی اور گھر والوں کو بھی بہت سی آفتوں اور مشکلوں سے بچا لیتا ہے۔

آنحضرت ﷺ سَلام کر کے اطلاع دینے پر اس قدر پابندی فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بغیر جانا آپؐ نے سختی سے منع کیا ہوا تھا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور اس نے دروازے سے باہر کھڑے ہو کر بغیر سلام کئے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے دوسرے صحابی جو قریب بیٹھے ہوئے تھے انہیں فرمایا کہ باہر جاؤ اور اِسے اجازت لینے کا طریقہ سکھاؤ اور سمجھاؤ کہ پہلے سَلام کرو اور پھر تعارف کروا کر اور اجازت لے کر اگر اجازت مل جائے تو اندر آؤ۔ اس سے ایک تو دعائیہ کلمات سے لاشعوری طور پر دماغ پاک ہو کر انسان پاکیزگی اور بہتری کی بات ہی سوچتا ہے، جس سے آپس کے نیک تعلقات بڑھتے ہیں۔

صحابہؓ اس دعا کی گہرائی کو جانتے تھے اور پھر جو دعا آنحضرت ﷺ کے منہ سے نکلی اس کے تو صحابہ بھوکے ہوتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ کسی صحابی کی چھوٹی عمر کی لونڈی (لڑکی) تھی وہ بازار میں کھڑی رو رہی تھی تو آنحضرت ﷺ کا اس کے پاس سے گزر ہوا۔ آپؐ نے وجہ پوچھی کہ کیوں رو رہی ہو؟ اس نے بتایا کہ فلاں کام سے مجھے گھر والوں نے بھیجا تھا اور یہ نقصان ہو گیا ہے یا اس کا کوئی حرج ہو گیا ہے اور اب مَیں گھر والوں کی سختی کی وجہ سے ڈر رہی ہوں۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ ہو گئے اور اس گھر میں پہنچے۔ سَلام کیا لیکن اندر سے جواب نہیں آیا۔ دوسری دفعہ سَلام کیا پھر جواب نہیں آیا۔ پھر تیسری دفعہ سَلام کیا تو گھر والے باہر نکلے اور سلام کا جواب دیا تو آپؐ نے پوچھا کہ پہلے کیوں جواب نہیں دیا تھا، کیا میرے پہلے اور دوسرے سَلام کی آواز تمہیں نہیں پہنچی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ ضرور پہنچی تھی۔ ان کا جواب کتنا پیارا تھا کہ آواز تو ہمیں پہنچ گئی تھی لیکن گھر والے کہتے ہیں کہ ہم تو اس موقع سے فائدہ اٹھا رہے تھے کہ آپ سے سلامتی کی دعائیں لیں۔ اس سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے کہ اللہ کا رسولؐ ہم پر سلامتی کی دعا بھیج رہا ہے۔ جس گہرائی سے آنحضرت ﷺ سلامتی کی دعا دیتے ہوں گے اُس تک تو کوئی نہیں پہنچ سکتا اور جن کے حق میں دعا قبول ہوتی ہوگی ان کی تو دنیا و آخرت سنور جاتی ہوگی۔ گھر والے یہ بھی ادراک رکھتے ہوں گے کہ اگر تیسری دفعہ بھی جواب نہ دیا تو آنحضرت ﷺ واپس نہ چلے جائیں کیونکہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تین دفعہ سلام کرنے کے بعد بھی گھر والے جواب نہ دیں تو قرآنی حکم کے مطابق پھر واپس چلے جاؤ۔ بہرحال اس لونڈی کے ساتھ آ کے آپ نے جہاں گھر والوں کو سلامتی کی دعاؤں سے بھر دیا وہاں اس لونڈی کو بھی آپ کی وجہ سے گھر والوں نے آزاد کر دیا اور وہ بھی اس سلامتی سے حصہ لیتے ہوئے غلامی کی قید سے آزاد ہو گئی۔

پھر صرف غیروں کے لئے ہی نہیں بلکہ یہ عمومی حکم بھی ہے کہ جب تم گھروں میں داخل ہو، چاہے اپنے گھروں میں داخل ہو تو سلامتی کا تحفہ بھیجو، کیونکہ اس سے گھروں میں برکتیں پھیلیں گی کیونکہ یہ سلامتی کا تحفہ اللہ کی طرف سے ہے۔ جس سے تمہیں یہ احساس رہے گا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تحفے کے بعد میرا رویہ گھر والوں سے کیسا ہونا چاہئے۔

اللہ فرماتا ہے فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (النور:62) پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر اللہ کی طرف سے ایک بابرکت پاکیزہ سلامتی کا تحفہ بھیجا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آیات کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم عقل کرو۔

ایسے گھروں میں رہنے والے جب ایک دوسرے پر سلامتی کا تحفہ بھیجتے ہیں تو یہ سوچ کر بھیج رہے ہوں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے۔ تو آپس کی محبتوں میں اضافہ ہوگا اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوگی۔ گھر کے مرد سے، اس کی سخت گیری سے، اگر وہ سخت طبیعت کا ہے تو اس سلامتی کے تحفے کی وجہ سے، اس کے بیوی اور بچے محفوظ رہیں گے۔ اس معاشرے میں خاص طور پر اور عموماً دنیا میں باپوں کی ناجائز سختی اور کھردری (سخت) طبیعت کی وجہ سے، بعض دفعہ بچے باغی ہو جاتے ہیں، بیویاں ڈری سہمی رہتی ہیں۔ اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ باوجود سالوں ایک ساتھ رہنے کے میاں بیوی کی علیحدگیوں تک نوبت آ جاتی ہے، علیحدگیاں ہو رہی ہوتی ہیں، بچے بڑے ہو جاتے ہیں۔ خاندانوں کو ان کی پریشانی علیحدہ ہو رہی ہوتی ہے۔ تو اس طرح اگر سلامتی کا تحفہ بھیجتے رہیں تو یہ چیزیں کم ہوں گی۔ اسی طرح جب عورتیں سلامتی کا پیغام لے کر گھروں میں داخل ہوں گی تو اپنے گھروں کی نگرانی صحیح طور پر کر رہی ہوں گی اور اپنے خاوندوں کی عزت کی حفاظت کرنے والی ہوں گی۔ جب بچوں کی اس نہج پر تربیت ہو رہی ہوگی تو جوانی کی عمر کو پہنچنے کے باوجود اپنے گھر، ماں، باپ اور معاشرے کے لئے بدی کا باعث بننے کی بجائے سلامتی کا باعث بن رہے ہوں گے۔

عام طور پر ٹین ایجرز (Teenagers) میں اس جوانی میں یہ بڑی بیماری ہوتی ہے، عام طور پر عادتیں کچھ بگڑ جاتی ہیں لیکن اگر شروع میں عادتیں اچھی ڈال دی جائیں تو یہ سلامتی کا پیغام بن کر گھروں میں جا رہے ہوں گے۔ پس یہ ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر اس سلامتی کے پیغام کو رائج کریں تا کہ ان کی اولادیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے سلامتی کا پیغام پہنچانے والی ہوں۔ اور چھوٹی عمر میں یہ عادت ڈالنی چاہئے۔ دیکھا ہے کہ بعض دفعہ بچے سلام نہیں کر رہے ہوتے، ماں باپ کہہ دیتے ہیں کہ حیا کی وجہ سے، شرم کی وجہ سے یہ سلام نہیں کر رہا۔ اگر بچے کے ذہن میں چھوٹی عمر میں ڈالیں گے کہ سَلام میں حیا

میراج
MIRAGE
HOTEL
LAHORE
ہوٹل اینڈ بینکویٹ ہال لاہور
Stay with Comfort
21 Lake Road, Old Anarkali, Lahore.
Tel: 042-7238133-35 7238126-27 Fax: 042-7246344
www.miragelahore.com
Email: reservations@miragelahore.com
Email your Reservation now!

نہیں ہے بلکہ بری باتوں میں حیا ہے اور اس میں حیا کرنی چاہئے تو باتوں باتوں میں ہی پھر بچے کی تربیت بھی ہو جاتی ہے۔ بعض بچے آپس میں لڑائی جھگڑے کر رہے ہوتے ہیں، مَیں نے دیکھا ہے کہ مسجد فضل کے احاطہ میں بھی کھیل کھیل میں لڑائیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور ظالمانہ طور پر ایک دوسرے کو مار بھی رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت کوئی حیا اور شرم نہیں ہوتی۔ حالانکہ وہ چیزیں ہیں جن میں حیا مانع ہونی چاہئے، جن میں شرم آنی چاہئے اور روک بنی چاہئے۔

پس اللہ کی سلامتی کا وارث بننے کے لئے بچوں میں بھی سلام کی عادت ڈالیں اور یہ عادت اسی صورت میں پڑے گی جب بڑے چھوٹوں کو سلام کرنے میں پہلے کریں گے۔

صحابہ کو اس بات کا ادراک ہونے کے بعد کہ سَلَام کتنی اہم چیز ہے، اس کی اتنی عادت پڑ گئی تھی کہ حدیث میں آتا ہے، حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ہوتے اور اگر رستے میں چلتے ہوئے کوئی درخت ہمیں الگ کر دیتا (یعنی ہم چلے جا رہے ہیں اور بیچ میں کوئی درخت آ گیا) تو جب دوبارہ آپس میں ملتے تو پھر ایک دوسرے کو سَلَام کہتے تھے۔

(الترغیب والترھیب جزء 3الترغیب فی افشاء السلام وماجاء فی فضلہ......حدیث نمبر 3989صفحہ373)

تو یہ تھے صحابہ کے طریقے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ سمجھ گئے تھے کہ معاشرے میں امن اور محبت قائم کرنے کے لئے سَلَام ضروری چیز ہے۔ یہ دعائیہ تحفہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، یہ ضروری چیز ہے۔ اور دوسرے اس بات کے بھی بھوکے تھے کہ کسی بھی طرح اللہ تعالیٰ کے سلامتی کے پیغام سے فیض پا سکیں اور اس طرح سے اپنی دنیا اور عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔

اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کس طرح قرآنی تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کی سنت کو اپنے صحابہ میں رائج فرمایا جس سے یہ لوگ سلامتی کا پیغام پہنچانے اور سلامتی کا پیغام پھیلانے میں کس قدر کوشاں رہتے تھے۔ اس کی ایک دو مثالیں دیتا ہوں۔

شیخ محمد علی آف مسانیاں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نماز فجر باجماعت ادا نہ کر سکا تو مَیں نے نماز گھر پر ہی ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مَیں کسی کام سے بازار کی طرف آ رہا تھا کہ دارالانوار کے راستے پر حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے آتے دکھائی دئے۔ مَیں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا کہ آج تو مَیں ضرور حضرت مولوی صاحب سے سلام کرنے میں سبقت لے جاؤں گا کیونکہ مولوی صاحب چھوٹے بڑے ہر ایک کو پہلے سلام کر لیا کرتے تھے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ آج تو مَیں ضرور کروں گا، اس حد تک پہنچ جاؤں جہاں میری آواز پہنچ جائے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ مَیں ابھی اپنے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کی فکر میں ہی تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے حسب دستور کافی فاصلے سے بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ مَیں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے مصافحہ کرتے ہی فرمایا کہ شیخ صاحب اگر انسان نماز باجماعت ادا کرنے سے رہ جائے تو اُسے وہ نماز مسجد میں ہی ادا کرنی چاہئے تاکہ مسجد میں نماز پڑھنے کی عادت رہے۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں حضرت مولوی صاحب کی اس فراست پر حیران رہ گیا کہ کس طرح انہوں نے میرے ذکر کئے بغیر میری اس غفلت کو بھانپ لیا۔

(نجم الھدیٰ سوانح حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ صفحہ170مطبوعہ رضا سنز پرنٹرز لاہور)

تو یہ تھا اُن لوگوں کا نورِ فراست کہ سلامتی کے پیغام کے ساتھ ساتھ نیکی کی طرف بھی انتہائی پیار سے، شرمندہ کئے بغیر توجہ دلا دیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے بارے میں دوسری روایت ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مبلغ سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ گھریلو زندگی آپؓ کے (یعنی حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ ناقل) کے وجود سے گویا جنت کا نمونہ تھی جب آپؓ گھر میں تشریف لاتے تو بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے۔ اسی طرح قرآنی حکم کے مطابق کہ گھروں میں داخل ہو تو سلام کہو۔ پھر جوں جوں گھر کے ایک ایک فرد سے ملاقات ہوتی ان کو الگ الگ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے۔ بچوں سے مصافحہ کرتے، چھوٹے بچوں کو پیار سے اٹھا لیتے اور کافی دیر تک محویت کے عالم میں خاموش صحن میں ٹہلتے رہتے اور لبوں پر دعائیں جاری ہوتیں۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ مرتبہ ملک نذیر احمد ریاض صفحہ76)

تو یہ تھے وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت پائی اور پھر کس طرح سلامتیاں بکھیرنے والے اور محبتیں بکھیرنے والے تھے۔

آنحضرت ﷺ سَلَام کو رواج دینے اور اس کی برکات کی طرف توجہ دلانے، سلامتی اور دعاؤں سے بھری ہوئی مجالس کے قیام کے لئے کس طرح توجہ دلایا کرتے تھے اس کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص آپؐ کے پاس سے گزرا اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اس پر آپؐ نے فرمایا دس نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص گزرا جس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ۔ اس پر آپؐ نے فرمایا 20 نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص گزرا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ۔ اس پر آپ نے فرمایا 30 نیکیاں۔ پھر ایک شخص مجلس سے اٹھا اور اس نے سَلَام نہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لگتا ہے کہ تمہارا ساتھی بھول گیا ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھی مجلس میں آئے تو اسے چاہئے کہ وہ سَلَام کہے۔ اگر وہ بیٹھنے کے لئے جگہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے اور جب کوئی کھڑا ہو تو وہ سَلَام کہے۔ (الأدب المفرد لامام بخاریؒ باب نمبر451فضل السلام حدیث نمبر 1015) آتے جاتے بھی سَلَام کہنا چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سَلَام کو پھیلاؤ۔ اس سے تم سلامتی میں آ جاؤ گے، تمہارے گھربار اور معاشرہ سب سلامتی میں آ جائے گا۔

(الترغیب والترھیب جزء 3الترغیب فی افشاء السلام وماجاء فی فضلہ......حدیث نمبر 3979صفحہ372)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سلام کو پھیلاؤ تاکہ تم غلبہ پا جاؤ۔

(الترغیب والترھیب جزء 3الترغیب فی افشاء السلام وماجاء فی فضلہ......حدیث نمبر 3984صفحہ373)

پس سلام کو پھیلانے سے آپس کے محبت کے تعلقات ہوں گے اور یہ محبت کے تعلقات ایک جماعتی قوت پیدا کریں گے اور یہ جماعتی قوت اور مضبوطی ہی ہے جس سے پھر غلبہ کے سامان پیدا ہوں گے۔ ورنہ اگر آپس کی پھوٹ رہی، سلامتی نہ رہی، اس کے پھیلانے کی کوشش نہ کی تو ایک طرف تو آپس کی، ایک جماعت کی طاقت جاتی رہے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا ۔اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (الانفال:47) یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو، آپس میں اختلاف نہ کیا کرو۔ ایسا کرو گے تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ اور صبر کرتے رہو، اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ”اسلامی فرقوں میں دن بدن پھوٹ پڑتی جاتی ہے۔ پھوٹ اسلام کے لئے سخت مضر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ ۔ جب سے اسلام کے اندر پھوٹ پڑی ہے دم بدم تنزل کرتا جاتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کیا تا لوگ فرقہ بندیوں سے نکل کر اس جماعت میں شامل ہوں جو بیہودہ مخالفتوں سے بالکل محفوظ ہے اور سیدھے راہ پر چل رہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے بتایا“۔

(بدر جلد 7نمبر19-20 مورخہ 24/مئی 1908ء صفحہ 4)

پس ہر احمدی کو غور کرنا چاہئے، یہ الفاظ ہمیں اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں۔ اپنے گھروں میں بھی، اپنے آپس کے تعلقات میں بھی ہمیں زیادہ سے زیادہ محبت و پیار اور سلامتی کے

ROSS SOLMON & CO
SOLICITORS

We are a team of Solicitors and Advocates,experienced in Criminal, Civil & Family litigation in all higher courts of England & Wales.
Our Solicitors deal in following areas:

Family: Divorce, Children and Financial settlement;
Property: Commercial & Residential Conveyancing, Leases;
Injunctions: Permanent & Interim injunctions;
Employment: Advice on all aspects of employment matters including litigation in Employment Tribunal and all higher courts;
Criminal: 24 hours Police Station, Magistrate Court and Crown Court representations. All sorts of appeals.
Civil: Possession Orders and miscellaneous litigation matters before County Courts and High Court.
Immigration: Work Permits, HSMP, all sorts of visas and appeals.

Tel: **07725813979; 07804817920; 02031861067**
17 High Street, Sutton, SM1 1DF.
We are situated at less than a minute walk from Sutton British Rail station.

SHAHEEN REISEN
Authorised Agents

ہمارے معزز کرم فرماؤں کے لئے خوشخبری
آپ دنیا بھر کی کسی بھی ائرلائن کی ٹکٹ ہماری جدید ترین Ticket-Druckmaschine سے فوری پرنٹ کروائیں۔
نیز ہمارے پاس جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ پر ایمرجنسی کی صورت میں چند لمحوں میں ٹکٹ پہنچانے کا بندوبست موجود ہے۔
اس کے علاوہ آپ بذریعہ ٹیلی فون اور E-Mail سیٹ بک کروا کر گھر بیٹھے اپنی OK ٹکٹ بذریعہ ڈاک حاصل کریں۔
جلسہ سالانہ UK کے لئے پرواز کرنے اور فیری کے ذریعہ سفر کرنے والوں کے لئے انتہائی مناسب ریٹ پر بکنگ جاری ہے۔
براہ مہربانی مزید معلومات کے لئے نئے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔ شکریہ

Tel: 06151-36 88 525 Fax: 06151-36 88 526
Siemens str - 6 , 64289 Darmstadt - Germany shahenn-reisen@gmx.de

پیغام کو پہنچانے والا بننا چاہئے۔اس طرح معاشرے میں، ماحول میں، اس سلامتی کے رواج سے پھر احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی بھی توفیق ملے گی۔جب آج کل کے معاشرے کی فضولیات میں ایک طبقہ کی منفرد حیثیت نظر آ رہی ہوگی جو سلامتی اور محبت کی پیامبر ہے تو تبلیغی میدان میں بھی وسعت پیدا ہوگی اور اس زمانہ میں یہ دعا اور محبت اور سلامتی ہی ہے جس نے اسلام اور احمدیت کو انشاءاللہ تعالیٰ غلبہ عطا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ آپس کی مخالفت کی وجہ سے غلبہ کی بجائے اسلام دن بدن تنزل کی طرف جا رہا ہے اس کی آج ہم واضح مثالیں دیکھ رہے ہیں۔گو احمدیت کے خلاف تو سارے ایک ہیں لیکن آپس میں سب پھٹے ہوئے ہیں۔اگر کہیں اکٹھے ہو جائیں تو ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔خودکش حملے کر کے مسلمان، مسلمان کو مار رہا ہے۔اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

گزشتہ دنوں ARY پہ مَیں نے اتفاق سے ایک پروگرام دیکھا۔ ہندوستان اور پاکستان کے بہترین تعلقات بنانے کی طرف کس طرح توجہ کی جائے اس پر بحث ہو رہی تھی۔ایک تبصرہ نگار اور عالم پاکستان کی طرف سے تھے اور ایک ہندوستانی مسلمان اور ایک شاید ہندو تھے تو بات کا رخ اس طرف ہوا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت کا رونا روتے ہو کہ ان سے اچھا سلوک نہیں ہو رہا، مسلم ممالک ایک دوسرے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں اور پھر ان کے اندر آپس میں فرقوں میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ جو ہندوستانی مسلمان تھے وہ ایران کی مثال دے کر کہنے لگے کہ وہاں شیعوں کی اکثریت ہے۔سُنیوں کے ساتھ وہاں کیا کچھ نہیں ہو رہا اور احمدیوں کے ساتھ اگر ہو تو کیا کچھ نہیں کریں گے۔تو اس پروگرام میں جو مولانا صاحب تھے ان سے اور تو کوئی جواب نہیں بن پڑا وہ اور اس پروگرام کے جو کمپیئر تھے فوراً بولے کہ احمدیوں کو چھوڑیں وہ تو غیر مسلم ہیں۔

تو یہ حالت ہے آج کل کے مسلمانوں کی، کہ آپس کے تعلقات تو ٹھیک ہیں ہی نہیں اس کو تو چھوڑو، اس بات کو تو ٹال جاتے ہیں۔اگر دوسروں کے ساتھ تعلقات رکھنے ہوں، جن کو غیر مسلم سمجھتے ہیں ان کو بھی چھوڑو کیونکہ وہ غیر مسلم ہیں۔پس یہ سلامتی بکھیر نہیں سکتے۔احمدیوں پر ظلم اس لئے جائز ہے کہ یہ بھی غیر مسلم ہیں۔ ان کو یہ پتہ نہیں چل رہا کہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت پر یہ ظلم روا رکھنے کی وجہ سے ہی ان کے اندر سے سلامتی اٹھ رہی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے تمام دنیا میں روحانیت اور علم و عرفان کا جھنڈا لہرایا تھا اپنے ملکوں میں ہی غیروں کے ہاتھوں محکوم اور مجبور بنے بیٹھے ہیں۔ کہنے کو تو آزاد ہیں لیکن اُن کا بھی وہی حال ہے کہ اُن کی جان ایک بوتل میں بند ہے اور وہ بوتل ایک جنّ کے پاس ہے، جس کے لئے ہر وقت جنّ پر نظر کئے رکھتے ہیں، کیونکہ اپنے پاس طاقت نہیں رہی اور طاقت زائل ہونے کی وجہ سے جنّ پر نظر کئے بغیر گزارہ نہیں ہے۔پس یہ مسلمانوں کی حالت ہے، ان کے لئے دعا کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ کاش کہ یہ اس سلامتی کے پیغام کو سمجھیں جو اس زمانے میں اب آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق کے ذریعہ سے ہی مقدر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جماعت احمدیہ ہی سیدھی راہ پر چل رہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم میں سے ہر ایک اس راستے پر چلنے والا ہو جو صراط مستقیم کا راستہ ہے۔جس پر چلنے کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے اور جس پر چل کر ایک مومن ہدایت پاتا ہے، اندھیروں سے نور کی طرف آتا ہے۔آج ہم دُنیا کے ان اندھیروں کو جو ہدایت اور سلامتی کے راستوں سے بھٹکانے والے ہیں دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے جس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کی جماعت میں شامل فرمایا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا حق ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

ایک دعا کی طرف بھی اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں۔جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تعلیم ہمیشہ یہ رہی ہے اور انشاءاللہ رہے گی کہ پیار اور محبت کا پیغام تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔اگر اسلام اور جماعت کے خلاف غلط پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے تو بغیر کسی گالی گلوچ کے ہم دلائل سے اس کا جواب دیتے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ دیتے رہیں گے۔یہ ہمارا فرض ہے اور اسلام کی سربلندی ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام جس سے پیار، محبت اور سلامتی کے چشمے پھوٹتے ہیں دنیا میں پھیلانا ہمارا مقصد ہے اور عشق رسول عربی ﷺ ہماری جان ہے۔آپؐ کے عاشق صادق احمد ہندی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وفا ہم پر فرض ہے کہ آج اسلام کی صحیح تصویر ہم نے اس مسیح و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی دیکھی ہے۔یہ وہ چیزیں ہیں جن کی خاطر ہم اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کر سکتے ہیں لیکن اس سے بے وفائی کے مرتکب نہیں ہو سکتے، اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

بہرحال مَیں یہ کہنا چاہتا تھا کہ گزشتہ چند سالوں سے عرب ممالک میں اسلام پر عیسائیت کی طرف سے ایسے حملے کئے جا رہے تھے جن کا جواب عام مسلمانوں کو تو کیا بلکہ علماء کے پاس بھی نہیں تھا اور نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے فیض نہ پائیں۔تو اس کے جواب کے لئے ہمارے عرب بھائیوں نے ایم ٹی اے کے دونوں ون (One) اور ٹو (Two) چینلز پر پروگراموں کا ایک سلسلہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شکریہ کے بے شمار خطوط اور فیکس عامۃ المسلمین کی طرف سے بھی اور بڑے بڑے سکالرز کی طرف سے بھی آئے کہ ہم تو بڑے بے چین تھے کہ کوئی ان کا جواب دے، ہمارے پاس تو کوئی جواب نہیں تھا۔آپ لوگوں نے جواب دے کر ہمارے دلوں کی تسلی اور تسکین کے سامان پیدا کئے ہیں۔ہم نے اس چینل پر عیسائی علماء کو بھی بولنے کا موقع دیا تھا۔جب سوال جواب ہوتے تھے تو مَیں نے یہ دیکھا ہے کہ بعض دفعہ وہ دوسرے سوال کرنے والے یا عیسائی، ہمارے جو جواب دینے والے بیٹھے ہوتے تھے ان سے زیادہ وقت لے رہے ہوتے تھے۔ بہرحال دونوں طرف کُھل کر ڈسکشن (Discussion) کا موقع دیا جاتا تھا۔بحثیں ہوتی تھیں تو لوگوں پر حق واضح ہوا، اَور حق کھل گیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا کہ ایم ٹی اے 3 کا چینل شروع کیا گیا جو عربی پروگراموں کا چینل ہے اور یہ 24 گھنٹے عربی میں پروگرام دے رہا ہے۔اس میں بھی مختلف پروگرام ہیں۔اس پر وہاں کے جو عیسائی پادری اور علماء ہیں، وہ گھبرا گئے اور ان میں سے ایک نے وہاں مصر میں جو متعلقہ وزارت ہے اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے کہ احمدیوں کو کیونکر اجازت دی گئی ہے۔حالانکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے کسی وزارت سے اجازت نہ لی ہے اور نہ اس کی ضرورت ہے۔دوسرے ہمارا معاہدہ تو سیٹلائیٹ کمپنی سے ہے اور کمرشل کمپنیوں سے معاہدہ ہوتے ہیں کسی سیٹلائٹ کی اجازت کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ بہرحال ان لوگوں کے دعوے کی قلعی کھل گئی جو اسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور عیسائیت تبلیغ کے ذریعہ سے اور عقل سے اور دلائل سے پھیلی ہے۔تو یہ بھی جو بات ہے اس جری اللہ کے حق میں ہے، اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی ایک دلیل ہے کہ جو الزام یہ لوگ اسلام پر لگاتے تھے جو کہ حقیقت میں الزام تھا کیونکہ اسلام میں سوائے سلامتی کے کچھ ہے ہی نہیں تو اللہ کے اس پہلوان کی دلیلوں سے مجبور ہو کر جبر کا ہتھیار اب انہوں نے خود اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے اور مقدمہ بازی کر رہے ہیں، شور شرابے کر رہے ہیں۔پس جہاں ہمیں خوشی ہے کہ اس مقدمے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا ایک اور ثبوت ہمیں مہیا کر دیا ہے، وہاں دعا کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے بچائے، ہر شر سے جماعت کو بچائے۔ان لوگوں کو بچائے جو اس پروگرام میں شامل ہیں اور ان کا کوئی حربہ بھی کبھی کارگر نہ ہو اور انشاءاللہ یہ یقیناً نہیں ہوگا۔کیونکہ یہ سب انتظام کسی انسان کی کوشش سے نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدے تھے ان کے پورا ہونے کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ جہاں ہمارے سے اختلاف رکھنے والے بعض علماء نے ہمارے خلاف اُس وقت پہلے لکھا تھا انہوں نے غیرت دکھائی ہے اور وہاں بعض عرب ممالک کے اخباروں میں عیسائیوں کو مسلمان علماء نے مخاطب کر کے لکھا ہے کہ تمہارے منہ میں جو آئے تم بک رہے تھے اور اسلام پر بے تکے اعتراضات کئے چلے جاتے تھے جبکہ اسلام کا دفاع کرنے والا کوئی نہیں تھا۔آج جب شریفانہ طور پر تمہیں جواب دیا جا رہا ہے تو تم چیخ پڑے ہو۔تو اللہ تعالیٰ ان غیر از جماعت غیرت رکھنے والے لوگوں کو جزا دے جنہوں نے اسلام کے لئے غیرت دکھائی ہے، آنحضرت ﷺ کے لئے غیرت دکھائی ہے۔ بہرحال جماعت کو دعا کرنی چاہئے کہ آج کل مختلف جگہوں پر احمدیت کے خلاف جو مخالفت کی آگ بھڑک رہی ہے دنیا میں تقریباً ہر جگہ اسی طرح ہی ہو رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خود ٹھنڈا کرے اور ہمارے لئے سلامتی اور امن بنا دے۔جس طرح دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمان بھی کیا یا عیسائی بھی کیا، ان کی طرف سے جماعت کے خلاف جیسا کہ مَیں نے کہا مخالفت کی فضا پیدا ہوئی ہے تو لگتا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر جماعت کے حق میں مزید کامیابیاں ہمیں دکھانے والی ہے انشاءاللہ۔کیونکہ ہم نے اب تک اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس جماعت سے یہی سلوک دیکھا ہے کہ مخالفین کی طرف سے مخالفتوں کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں، اتنی زیادہ جماعت نے ترقی کی ہے۔پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے آستانے پر پہلے سے زیادہ جھکتے ہوئے ان کامیابیوں کو نزدیک تر لانے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس توفیق عطا فرمائے۔

First Minute Reiseburo

خوشخبری۔ پاکستان، انڈیا، انگلینڈ، USA، کینیڈا اور جماعتی فنکشن پر جانے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔

دنیا بھر میں کہیں بھی بذریعہ ہوائی جہاز یا بحری جہاز سفر کرنے کے لئے جرمنی بھر میں اب آپ گھر بیٹھے چند لمحوں میں ٹیلی فون، SMS اور ای میل کے ذریعہ OK ٹکٹ حاصل کریں۔مزید معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Liaqat Ali Shamsi & Afzal

Tel: 0611-4504569 Fax: 0611-4504573 Mob: 0170-6565946
E-mail: jmafzal@gmail.com Web: www.f-tur.de
Address: First Minute Reiseburo, Rheinstr.17, 65185 Wiesbaden (Germany)

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یو کے کے سالانہ اجلاس کا انعقاد

تقریب عشائیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت اور ڈاکٹرز کو فضل عمر ہسپتال ربوہ، النور ہسپتال قادیان اور افریقہ کے ممالک میں جماعت کے ہسپتالوں میں خدمت کے لئے آگے آنے کی تاکید

(رپورٹ: ڈاکٹر طارق احمد باجوہ - صدر احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن برطانیہ)

19 مئی 2007ء بروز ہفتہ احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس مسجد بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں برطانیہ کے طول و عرض سے تقریباً ایک صد ممبران نے شرکت کی جس میں 70 ڈاکٹر شامل تھے۔

اجلاس کے پہلے سیشن کی صدارت خاکسار (ڈاکٹر طارق احمد باجوہ) نے کی۔ خاکسار نے اپنے افتتاحی خطاب میں ممبران کو ایسوسی ایشن کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اس سیشن میں ڈاکٹر محمد امجد صاحب نے ایسوسی ایشن کی نئی قائم کردہ ویب سائٹ amma-uk.org سے متعارف کروایا اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ سالانہ کے دوران ڈاکٹروں کو اپنے آپ کو ڈیوٹی کے لئے پیش کرنے کی درخواست کی۔

اجلاس کے دوران دو سائنٹیفک سیشن بھی ہوئے جن میں ڈاکٹروں نے اپنی تخصص کے میدان میں ہونے والی ترقی سے متعلق پیپرز پیش کئے۔ پہلے سائنٹیفک سیشن کی صدارت ڈاکٹر نفیس احمد حامد صاحب نے کی جو نیورو سرجری کے ماہر کنسلٹنٹ ہیں۔ اس سیشن میں ڈاکٹر عمران مسعود، سپیشلسٹ رجسٹرار آپتھلمالوجی (ماہر امراض چشم)، ڈاکٹر علی کاز کنسلٹنٹ نیفرالوجسٹ (ماہر امراض گردہ) اور ڈاکٹر مسز امۃ الرزاق کارمائیکل کنسلٹنٹ بریسٹ سرجن نے اپنے مضامین پیش کئے۔

دوسرا سائنٹیفک سیشن ڈاکٹر علی مائیکل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں ڈاکٹر نفیس احمد حامد نیورو سرجن، ڈاکٹر ظہیر امین ریڈیالوجسٹ اور ڈاکٹر شعیب ناصر الرجی سپیشلسٹ نے اپنے تخصص کے میدان میں ہونے والی ترقی سے آگاہ کیا۔

ان دونوں سیشنز کے درمیان ڈاکٹر فاتح احمد سپیشلسٹ رجسٹرار ٹرانسپلانٹ سرجری نے جو ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں میڈیکل کیئرز (Carer) میں ہونے والی تبدیلیوں پر روشنی ڈالی۔ نوجوان ڈاکٹروں نے دلچسپی سے اس لیکچر کو سنا۔ اس کے بعد ڈاکٹر شاہنواز رشید صاحب نائب صدر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یو کے اور میڈیکل ڈائریکٹر ہیومینٹی فرسٹ نے ہیومینٹی فرسٹ میں ان کے شعبہ کی جانب سے ہوئی پیشرفت سے آگاہ کیا۔

اجلاس کے تیسرے سیشن کی صدارت مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یو کے نے کی۔

آپ نے کیپٹن ماجد خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ جو خاص طور پر ربوہ سے اس اجلاس میں شرکت کے لئے آئے تھے، کا تعارف کروایا۔ مکرم ماجد احمد خان صاحب نے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کی فضل عمر ہسپتال کے احاطہ میں نو تعمیر شدہ عمارت کی تصاویر سے ڈاکٹروں کو مستقبل میں اس عظیم الشان ادارے سے وابستہ توقعات کے بارہ میں بڑی مؤثر گفتگو کی جس کو ڈاکٹروں نے بڑے شوق اور توجہ سے سنا۔ اور براہ راست ان سے سوالات کے ذریعہ اپنی معلومات میں اضافہ کیا۔ اور اس میں آئندہ کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

تقریباً 35 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا جانے والا طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کا کمپلیکس میں دل کے علاوہ ایمرجنسی کے علاج کی سہولت بھی میسر ہوگی۔ اس میں عملہ کی رہائش کے لئے کالونی بھی تعمیر کی گئی ہے اور ادارہ کو دنیا کے مختلف ممالک سے جدید ترین آلات سے لیس کیا جا رہا ہے تا کہ اردگرد کے علاقہ کے افراد کو جدید طبی سہولتیں اپنے علاقہ میں میسر آسکیں۔

مکرم امیر صاحب یو کے نے اپنے خطاب میں مکرم کیپٹن ماجد خان صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ڈاکٹروں کو زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کرنے کی تحریک کی۔

اس اجلاس کے آخری سیشن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بھی رونق افروز ہوئے۔ حضور انور کی تشریف آوری کے بعد مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب نے قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار طارق باجوہ، صدر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن نے اپنی مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ممبران ایسوسی ایشن نے حضور کی طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کی تحریک پر ایک لاکھ پاؤنڈ کا وعدہ پیش کیا۔ حضور کو یہ بھی بتایا گیا کہ اس مد میں کل ادائیگی ایک لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ ہوئی ہے جس میں سے ایک لاکھ دس ہزار پاؤنڈز کی ادائیگی احمدی ڈاکٹرز کی طرف سے پیش کی گئی۔ خاکسار نے دوران سال ایسوسی ایشن کی مصروفیات کی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ جماعت کے مختلف اجتماعات اور جلسہ کے دوران ڈیوٹیاں دینے کے علاوہ ڈاکٹرز اپنے جونیئر ساتھیوں اور طالبعلموں اور مریضوں کو مشورے بھی فراہم کرتے ہیں۔ خاکسار نے ممبران کے لئے بہتر طور پر اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق پانے کے لئے حضور انور سے دعا کی درخواست کی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسمی طور پر خطاب کے بجائے انفرادی طور پر ڈاکٹروں سے گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ آپ کے اندر طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں کام کرنے کا جو جذبہ پیدا ہوا ہے اس کے ٹھنڈا ہونے سے پیشتر اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کریں۔

آپ نے فرمایا کہ صرف طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ہی نہیں بلکہ فضل عمر ہسپتال ربوہ اور نور ہسپتال قادیان کو بھی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مختلف ڈاکٹروں سے ان کی مصروفیات کے بارہ میں پوچھ کر حضور انور نے انہیں ان ہسپتالوں میں وقت دینے کا ارشاد فرمایا۔

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے لئے جمع کی جانے والی رقم کا حضور نے ذاتی طور پر شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان تمام افراد کو احسن جزا عطا فرمائے جنہوں نے اس نیک مقصد کے لئے قربانی کی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ 3.4 ملین ڈالر کی رقم امریکہ نے فراہم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی احسن جزا عطا فرمائے۔ آپ لوگ بھی اس رقم کو بڑھا کر دو لاکھ پاؤنڈ تک پہنچائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد عشائیے میں شریک ہوئے۔ اجلاس میں پندرہ لیڈی ڈاکٹرز شریک تھیں ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ازراہ شفقت حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بھی تشریف لائیں۔

کھانے کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مستورات کی طرف بھی تشریف لے گئے۔ جس کے بعد احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور ممبران کے ساتھ فوٹو کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

❁❁❁❁❁

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 4 جون 2007 قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم مرزا اسلم بیگ صاحب** (ابن مکرم مرزا یعقوب بیگ صاحب) آف ہنسلو کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم مرزا اسلم بیگ صاحب 31 مئی 2007ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ہنسلو جماعت کے پہلے جنرل سیکرٹری تھے اور لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ نیک، دعا گو اور خلافت کے ساتھ گہری محبت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(1) مکرمہ استانی صغریٰ مرزا صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد باجوہ صاحب مرحوم آف ربوہ)

مکرمہ استانی صغریٰ مرزا صاحبہ مختصر علالت کے بعد 16 مئی کو 74 سال کی عمر میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحومہ حضرت مرزا عبدالعزیز صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ نیک، متقی، ملنسار اور ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ ایک لمبا عرصہ فضل عمر ہائی سکول ربوہ میں پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(2) مکرمہ منظور فاطمہ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ملہی دارالصدر غربی حلقہ لطیف ربوہ)

مکرمہ منظور فاطمہ صاحبہ 16 اپریل کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ ضعیف العمر اور بیمار رہنے کی وجہ سے لجنہ کے اجلاسات میں تو نہیں جاسکتی تھیں مگر مالی تحریکات میں ہمیشہ صف اول کی ممبر رہیں۔ نہایت نیک، دعا گو، نظام خلافت اور خلیفۂ وقت سے گہری محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔

(3) مکرم ملک محمد رفیق صاحب (آف دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ)

مکرم ملک محمد رفیق صاحب 5 مئی کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحوم ابتدائی عمر سے ہی خدمت دین کے کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔ آپ کو فرقان فورس میں خدمت کا موقع ملا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہلی مرتبہ 1952 میں خدمت کی توفیق پائی اور معتمد کے علاوہ اشاعت، صحت جسمانی، مال اور وقار عمل کے شعبوں میں بحیثیت مہتمم کام کرتے رہے۔ اسی طرح مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں بطور قائد مال خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور خلافت میں آپ کو بطور افسر حفاظت خاص خدمت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ علاوہ ازیں اپنے محلّہ دارالصدر غربی کے 40 سال تک صدر رہے۔ مرحوم نے ہر قسم کی جماعتی ذمہ داریاں ہمیشہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق پائی۔

(4) مکرم غلام احمد خان ظہور صاحب (آف کینیڈا۔ سابق انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مکرم غلام احمد خان ظہور صاحب 30 مارچ کو کینیڈا میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بطور انسپکٹر بیت المال آمد خدمت کی توفیق پانے کے بعد آپ نے کینیڈا میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ بہت نیک، صالح، متقی، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دوسروں کا درد رکھنے والے انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے جنازہ ربوہ (پاکستان) لے جایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

❁❁❁❁❁

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

عظیم کولمبیا

(اقبال احمد نجم ۔ ایم اے شاھد ۔ لندن)

1821 میں لاطینی امریکہ کے دیگر ممالک کی طرح عظیم کولمبیا نے بھی سپین سے آزادی حاصل کی اس وقت اس اتحاد میں جسے عظیم کولمبیا کا نام دیا گیا ۔کولمبیا کے ساتھ وینزویلا ۔ ایکواڈور ۔ پیرو ۔ بولیویا اور پاناما بھی شامل تھے ۔لیکن 1829 میں وینز ویلا اور 1830 میں ایکواڈور اس اتحاد سے نکل گئے اور بقیہ ریاست کو New granada (نیا غرناطہ) کا نام دیا گیا ۔لیکن 1863 میں اسکا نام بدل کر صرف کولمبیا کر دیا گیا ۔ یہ ملک سیاسی مصروفیات کا مرکز بن گیا .30 سال یہاں پر یہاں کی لبرل پارٹی نے حکومت کی اور پھر کنزرویٹو پارٹی غالب آ گئی اور انہوں نے یہاں کا آئین پیش کیا جس میں سو سال تک کوئی تبدیلی نہیں کی گئی لبرل پارٹی کی بغاوت نے 1899ء میں ملک میں سول وار کا آغاز کر دیا بالآخر لبرل 1902ء میں شکست کھا گئی ۔اس دوران یہاں کوئی ایک لاکھ افراد مارے جا چکے تھے ۔1930ء میں پانامہ نے بھی امریکن دباؤ کی وجہ سے آزادی کا اعلان کر دیا اس کے بعد 40 سال تک حالات پُرامن رہے ۔لبرل اور کنزرویٹو پارٹیوں کے درمیان انقلابی جنگ ہو رہی تھی 1948 سے 1957ء تک اس کی وجہ سے 3 لاکھ اشخاص مارے جا چکے تھے ۔1957ء میں دونوں پارٹیاں ایک صدر کے تحت اس شرط پر کام کرنے کے لئے تیار ہوگئیں کہ ان میں نصف نصف اقتدار تقسیم ہو ۔چنانچہ اس فارمولے کے تحت 16 سال تک استحکام رہا 1978ء میں یہ معاہدہ ختم ہوا مگر اسکی تجدید پر اتفاق کیا گیا اور 1986ء تک یہ معاہدہ قائم رہا اور اس پر عمل کیا جاتا رہا ۔ 1986 میں لبرل کے امیدوار Virigilio Barco نے صدارتی انتخاب جیت لیا ۔FARC کے گوریلوں نے ایک سیاسی پارٹی بنائی اور 10 سیٹیں کانگریس میں حاصل کیں ۔لیکن دائیں بازو والوں نے اس پارٹی کو ماننے سے انکار کر دیا اور 1990ء میں ان کے مشترکہ امیدوار صدارت (گوریلا پارٹی + لبرل پارٹی) luis carlos galan کو قتل کر دیا گیا اور ملک میں پھر بدامنی کی صورت پیدا ہوگئی اور افواج اور گوریلوں کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے ۔

منشیات کا کاروبار: کولمبیا میں دو علاقے ہیں Medellin اور Cali ۔ان دو علاقوں میں منشیات کا عالمی کاروبار ہوتا ہے اور یہ تمام جرائم کے مراکز ہیں ۔دونوں علاقوں کا طریقہ کار مختلف ہے ۔ میڈیلین والے تشدد پسند ہیں اور کالی والے خاموشی اور مصلحت پسندی سے اپنا کام نکالتے ہیں ۔ آپ اس سے ہی اندازہ لگا لیں کہ Sampres کی انتخابی مہم کے دوران (1979ء سے 1995ء) کالی کے لوگوں نے 6 ملین ڈالر کی امداد دی ۔ مارچ 1996ء میں امریکہ نے کولمبیا کو ان ممالک کی لسٹ میں شامل کیا جہاں کی حکومت منشیات کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی ۔جس پر سامپرس نے کالی کے بڑے بڑے کاروباریوں کو پکڑا اور جیل میں ڈال دیا ۔مگر عجیب بات ہے کہ منشیات کے وڈیروں نے جیل سے بھی اپنے کاروبار کو جاری رکھا ۔جس پر امریکہ نے کولمبیا کی امداد بند کر دی ۔نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں جرائم کی تعداد بڑھ گئی اور گوریلا تنظیمیں FARC اور ELN پھر سے برسر پیکار ہوگئیں ۔یہاں پر 60 قبائل سے تعلق رکھنے والے 4 لاکھ افراد آباد ہیں تعلیم بھی مفت ہے مگر دیہات میں بچے سکول جاتے ہی نہیں ۔

معاشیات: یہاں کی روایتی پیداوار کافی (عربی کافی)، گنا، روئی، کیلا، ٹیکسٹائل اور پھول ہیں ۔ جو اشیاء باہر بھجوائی جاتی ہیں ان میں ادویات، باربرداری کی مشینری، سیمنٹ، دھات کا سامان اور کاغذ ہیں ۔ شعبہ کان کنی میں کوئلہ، نکل، چاندی سونا، قیمتی پتھر اور پلاٹینم ہیں ۔لاطینی امریکہ میں سب ملکوں سے زیادہ tin یہاں ہوتا ہے ۔ نیز یہ ملک سونا اور پلاٹینم اور قیمتی پتھر پیدا کرنے والا بڑا ملک ہے ۔ تیل بھی ان کی برآمدات کا ایک چوتھائی ہے ۔گوریلا مہمات کی وجہ سے تیل کی پیداوار اور تقسیم میں کافی دقت پیدا ہوتی رہتی ہے ۔

اگر یہاں منشیات پر کچھ کنٹرول ہوتا تو یہ اپنے بیرونی قرضوں پر نظرثانی کا متحمل ہوتا لیکن یہاں کی معشیت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے ۔قدرتی وسائل کی یہاں پر کوئی کمی نہیں ہے مگر اس کے انتظامات میں کمزوری ہے اور گورنمنٹ کا گوریلوں پر کنٹرول نہ ہونے اور اکثر ہڑتالوں کی وجہ سے مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے بینکنگ کی حالت بھی 1982ء سے دگرگوں ہے 1999ء تک 20% لوگ فارغ تھے ۔اور معاشی بدتری کی وجہ سے ملکی محصولات میں بھی کافی کمی واقع ہو جاتی ہے اور اس خلا کو پُر کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً یہ ڈالر کے مقابل اپنی کرنسی کی قیمت میں کمی کر دیتے ہیں ۔

گورنمنٹ: Bogota (بوگوتا) ان کا صدر مقام ہے ۔ سینٹ کی 102 اور اسمبلی کی 163 سیٹیں ہیں ۔ ایک صدر منتخب ہوتا ہے ۔ چار سال کے لئے دوبارہ جس کا انتخاب نہیں ہو سکتا 1991 میں بعد تجدید کے 1886ء کا آئین جاری کیا ۔ یہ ملک 23 حصوں میں منقسم ہے ۔ یہاں آزادی تحریر و تقریر ہر کسی کو حاصل ہے ۔سپینش سرکاری زبان ہے ۔اکثریت عیسائی رومن کیتھولک ۔ ہیں آئینی طور پر مذہبی آزادی ہے ۔

✪✪✪✪✪✪

وینزویلا (Venezuela)

یہ ملک پہلے عظیم کولمبیا کا حصہ تھا 1830ء میں علیحدہ ہوا ۔ یہاں کی پارٹیوں لبرل اور کنزرویٹو میں بذریعہ انتخابات امور سلطنت سرانجام دیئے جاتے رہے ۔1998ء میں صدر کرنل HugoChavez نے وینزویلا کی معشیت کا اوور ہال کرنے کا اعلان کیا اور تیل پر آزادی دے دی ۔سیاست اور تیل کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ۔خرابیوں اور غیر مستعدی کی اصلاح کی طرف قدم بڑھایا ۔

آبادی: زیادہ تر آبادی سپینش اور انڈین کی مخلوط ہے 1950ء میں یہاں یورپ سے 8 لاکھ افراد نے ہجرت کی ۔ یہاں چھ میں سے ایک غیر ملکی ہے ۔ تقریباً ڈیڑھ لاکھ خالص انڈین ہیں ۔ ایمازونا، برازیل کے ساتھ ساتھ yanomame اور Wayuir-Bari اور کولمبیا کے بارڈر کے ساتھ ساتھ یہ لوگ آباد ہیں ۔ یہ ملک اپنی دولت کے باوجود بہت سے سوشل مسائل کا شکار ہے ۔ بہت سے دیہاتی شہروں میں منتقل ہو گئے ہیں اور اس کی وجہ سے بھی مسائل پیدا ہوئے ہیں ۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ یہاں کے کسان ملک کو اتنی خوراک بھی مہیا نہیں کرتے کہ یہ خودکفیل ہو جائے ۔ انہیں لوبیہ اور چاول بھی باہر سے لانے پڑتے ہیں ۔

معاشیات: یہ ملک قدرتی وسائل میں بہت امیر ہے اور مغربی کرۂ ارض میں سب سے زیادہ تیل کے ذخائر یہاں موجود ہیں ۔ Marcaibo اور Orinoco میں 1.5 ٹریلین بیرل ریزرو ہیں اور اس کے علاوہ 356 ٹریلین کیوبک میٹر قدرتی گیس کے ریزرو موجود ہیں اس کے علاوہ 500 ملین ٹن کوئلہ کے ریزرو ہیں ۔ Zulia اور Tachira کے صوبوں میں Guri ڈیم جو شہر Gayana کے پاس ہے ۔ کافی ہائیڈرو الیکٹرک حاصل ہوتی ہے ۔کان کنی میں ان کے پاس لوہے، کوئلہ اور نکل کے علاوہ سونا بھی ہے ۔ سستی انرجی کی وجہ سے بھاری صنعتیں لگا سکتا ہے ۔ یہاں دنیا کا سب سے زیادہ ایلومنیم پیدا ہوتا ہے سٹیل اور ایلومنیم کی 24 کے قریب کمپنیاں ہیں جو پرائیوٹ سیکٹر کو دی گئیں ہیں اور 345 ملین ڈالر سالانہ پیدا کرتی ہیں ۔ زرعی پیداوار نہ ہونے کے برابر ہے ۔مکئی ان کی دوسروں ملکوں کی طرح بنیادی پیداوار ہے ۔ گنا بہت ہے ۔ کوکو اور کاٹن باہر بھجوائی جاتی ہے مگر غذائی کمی ہے ۔ ملک غذائی ضروریات میں خودکفیل نہیں ۔ روپے کی کمی ہے اور کان کنی کے لئے بھی قرض لینا پڑا ۔تیل کے ذخائر کی وجہ سے 1980ء میں باوجودیکہ ان کے ذخائر 20 بلین ڈالر کے تھے مگر ملک مقروض تھا 1982 میں 21 بلین ڈالر کا قرضہ ری شیڈول کیا گیا تیل کی قیمتوں میں کمی آئی ۔محصولات 44 فیصدی کم ہو گئے ۔ نئی انتظامیہ نے 1989ء میں دوبارہ ورلڈ بنک اور IMF کی طرف رجوع کیا ۔1999ء میں صدر Chavez کی حکومت نے اپنا مطمح نظر بنایا کہ عام انسان کی غربت کو دور کیا جائے گا ۔اس نے بدعنوانی اور دیگر خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مہم جوئی شروع کی اور ضیاع کو ختم کیا ۔ غیر مؤثر ملکی دفاتر کو بند کیا ۔تیل گیس اور کان کنی کے شعبہ جات کو پرائیوٹ Investment کے لئے کھول دیا ۔ پیٹروکیمیکل میں زیادہ توجہ دی ۔Crud تیل کا برآمد شروع کیا جس کی وجہ سے عمدہ نتائج کی امید کی جاسکتی ہے مگر دیر کا بگاڑ ہے درست ہونے میں کچھ وقت تو لگے گا ۔

حکومت: یہ فیڈرل ری پبلک ہے ۔22 ریاستیں اور ایک فیڈرل ضلع ہے ۔سینٹ کی 49 اور اسمبلی کی 201 سیٹیں ہیں ۔ 23 جنوری 1961 کا آئین لاگو ہے ۔ ووٹ دینا ہر ایک کے لئے لازمی ہے ۔ ووٹ دینے کی عمر 18 سال ہے ۔

✪✪✪✪✪✪

ایکواڈور Ecuador

اس ملک میں جنوبی امریکہ کے تمام ملکوں سے زیادہ گنجان آبادی ہے ۔48 فیصدی لوگ ساحلی علاقوں میں اور 47 فیصدی لوگ کوہ Anden میں رہتے ہیں ۔1989ء کی شماریات کے مطابق یہاں 40 فیصدی لوگ وہ ہیں جو امریکنوں کے ساتھ مخلوط ہیں ۔40 فیصدی وہ ہیں جو دیگر یورپین کے ساتھ مخلوط ہیں ۔15 فیصدی خالص سفید فام اور 5 فیصدی سیاہ فام ہیں اور 3 ملین کچوا زبان بولنے والے اور بلند پہاڑیوں پر رہنے والے انڈین ہیں اور 70 ہزار ڈھلانوں پر رہنے والے انڈین ہیں ۔ یہاں پر Cholo سلسلہ کوہ میں اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو سفید فام کے ساتھ مخلوط ہوئے ہوں ۔ پیرو میں بھی ان کے لئے یہی لفظ بولا جاتا ہے ایک اور لفظ ہے جو ان لوگوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو تین طرح سے مخلوط ہوتے ہیں اور montovio کہلاتے ہیں ۔

معاشیات: 1972ء سے قبل تو یہ زرعی ملک تھا یا ماہی گیری کی جاتی تھی لیکن پھر تیل نکل آنے کی وجہ سے ان کی خوش قسمتی شروع ہوئی ۔ ایک تہائی لوگ ابھی بھی زراعت میں ہی مصروف رہتے ہیں اور 45 فیصدی آمدنی غیر ملکوں سے حاصل کرتے ہیں ۔ کیلے، کافی، کوکوا، پھل سبزیاں، مچھلی خاص طور پر Tuna اور سارڈین اور دیگر sea food یہاں کی پیداواریں ہیں ۔ کان کنی ابھی یہاں اتنی فائدہ بخش نہیں ہے zamora کے علاقہ میں 700 ٹن گولڈ کے ریزرو ملے ہیں ۔ غیر ملکی کمپنیاں بھی یہاں پر سونے، چاندی، سکے، زنک، اور تانبے میں (جن کا جنوب میں امکان ہے پائے جاتے ہیں) بہت دلچسپی لے رہی ہیں ۔ 1980ء میں یہ ملک بھی مقروض ملکوں کی صف میں شامل ہو گیا ۔ 1987ء کے زلزلے میں تیل کی پائپ کو کافی نقصان پہنچا جس کی وجہ سے پبلک فائنانس پر کافی بوجھ قرضے کا بڑھ گیا ہے ۔

اس ملک کا نام اس میں خط استوا ہونے کی وجہ سے رکھا گیا ہے ۔ جو پہاڑ اس ملک میں پائے جاتے ہیں ان میں دنیا کا بیدار ترین مرکز زلزلہ پایا جاتا ہے ۔ کوہ بلقان سے لگا تار دھواں خارج ہوتا رہتا ہے ۔ یہاں بہت سے انڈین کے ایسے گروپ رہتے ہیں جو برازیل کے Amazon کولمبیا اور پیرو کی طرف سے مشترک ہیں کیونکہ اُن ممالک کی سرحدیں بھی اسکے ساتھ ملتی ہیں ۔ یہاں کا دارالخلافہ Guayagui کہلاتا ہے ۔ اس ملک کے 21 صوبے ہیں 1978ء کے آئین کے تحت صدر اور نائب صدر 4 سال کے لئے چنے جاتے ہیں جو دو مرتبہ بھی چنے جاسکتے ہیں ۔ ایک ہی اسمبلی 77 ممبران پر مشتمل ہوتی ہے جن میں 65 صوبائی اور 12 قومی نمائندے ہوتے ہیں ۔ 1994 میں آئین کی تجدید کی گئی تھی یہاں کے شہری دوہری شہریت رکھ سکتے ہیں ۔

✪✪✪✪✪✪

پیرو (Peru)

یہ لاطینی امریکہ کا تیسرا بڑا ملک ہے اور یہ فرانس سے دوگنا سے بھی زیادہ بڑا ہے ۔اس کا مغربی ساحل تمام ریگستان ہے جہاں بہت کم بارش ہوتی ہے ۔ پھر یہاں سے سلسلہ کوہ مشرق کی طرف آہستہ آہستہ بلند ہوتا

جاتا ہے اور جونہی بلند ہوتا ہے برفانی ہوجاتا ہے اور پھر اس کی ڈھلانوں پر ایمازون کے وسیع میدانی جنگلات بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کی ریگستانی پٹی 2250 کلو میٹر لمبی ہے اور تمام ملک کا 11 فیصدی ہے جہاں پر ملک کی 44 فیصدی آبادی رہتی ہے۔ یہ علاقہ معاشی اعتبار سے ملک پیرو کا دل ہے جو زیادہ تر درآمدات خرچ کرتے اور نصف برآمدات کا مہیا کرتے ہیں۔ دریا جب آبپاشی کریں تو اس کی وادیاں سونا اگلتی ہیں۔ یہاں روئی، گنا، چاول اور قیمتی سبزی Asparagus بہت ہوتی ہے۔ شمال کی جانب انگور پھل اور زیتون اور جنوب کی طرف مچھلی بہت ہوتی ہے۔ پیرو کے ساحلوں پر دنیا کے دیگر تمام ساحلوں سے زیادہ مچھلی پکڑی جاتی ہے۔

اس کی بلندیاں ملک کا 26 فیصدی ہیں جو تین ہزار میٹر تک بلند ہیں۔ اور ملک کی 50 فیصدی آبادی ان میں رہتی ہے۔ دریا جو اس سلسلہ کوہ سے نکلتے ہیں ایمازون کے بڑے دریا میں جا شامل ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ کوہ گھاس سے ڈھکا ہوا ہے جہاں ریوڑ پائے جاتے ہیں جن سے اون اکٹھی کی جاتی ہے۔ یہاں 13 ملین ہیکٹر پر کھیتی باڑی ہوتی ہے۔ روئی سے کپڑے بنانے کی صنعت نے ترقی کی۔ اسی طرح گوشت پیدا کرتے ہیں۔ ایک جانور یہاں پایا جاتا ہے جسے Llamas کہتے ہیں جو ٹرانسپورٹ کے کام بھی آتا ہے۔ خوراک میں یہ لوگ خودکفیل ہیں۔ 1990ء میں 80 ہزار مزدور کانوں میں کام کر رہے تھے ملک کا 62 فیصدی جنگل سے ڈھکا ہے مگر اس میں صرف 5 فیصدی آبادی رہتی ہے۔ جو دریا بڑے ہیں ان میں کشتی رانی کے ذریعے باربرداری کی جاتی ہے۔ لکڑی کے ریزرو ہیں۔ ربڑ، پٹ سن، پھل، کافی پائے جاتے ہیں۔ ریوڑ پالتے ہیں اور تیل کے ذخائر بھی یہاں پر پائے جاتے ہیں۔ کوہ Anden کے سلسلہ میں یہ بات بھی جاننے کے قابل ہے کہ یہاں دسمبر سے اپریل تک موسم گرم اور مئی سے نومبر تک سرد ہوتا ہے۔

معاشی حالات: یہاں کے لوگ زراعت جنگلات اور ماہی گیری کے ذریعے سے کماتے ہیں۔ 1995ء کے ایک قانون میں زمین کی ملکیت کو محدود کیا گیا تھا اب اس قید کو ختم کر دیا گیا ہے تاکہ کوئی جتنی چاہے زمین رکھے اور اس طرح سے زراعت میں زیادہ سے زیادہ رقم لگانے کا حوصلہ بڑھے اور زرعی اجناس کی برآمدات بڑھیں۔ فصلیں روئی چاول شوگر اور پھل اور قیمتی سبزی asparagus ہیں۔ 1991ء سے 1996ء کے درمیان 1.78 ملین ٹن مچھلی کا گوشت انہوں نے مہیا کیا تھا۔

کان کنی یہاں روایتی طور پر ہے۔ گوریلوں کی مہمات اور ہڑتالوں سے یہ پیشہ بہت متأثر ہوتا ہے 1992ء میں کان کنی کے قانون بنائے گئے اور اس پیشہ کو پرکشش بنانے کی کوشش کی گئی چنانچہ اس میں ترقی ہوئی ہے۔ 80 کان کن کمپنیاں یہاں کام کر رہی ہیں۔ جنوبی ساحل سے ملحق سلسلہ کوہ میں جو کان کنی کا علاقہ ہے چاندی، سونا، زنک، تانبا، لوہا نکلتا ہے۔ گورنمنٹ کی کمپنیاں پرائیویٹ کمپنیوں کو اپنے اثاثے فروخت کر رہی ہیں۔ کچھ کانیں امریکہ کی کمپنیوں نے خریدی ہیں جہاں اعلیٰ درجے کی تانبے کی کانیں ہیں۔ اس ملک میں لاطینی امریکی ممالک میں سے سب سے بڑی سونے کی کان بھی پائی جاتی ہے جو سالانہ ایک ملین اونس سونا پیدا کرتی ہے۔ پیرو لاطینی امریکہ میں سونا پیدا کرنے والا leading ملک ہے۔ اسی طرح تیل شمالی مشرقی جنگلات میں موجود ہے نئے ریزرو بھی وہاں پر تلاش کئے جا سکتے ہیں تیل کی پیداوار 195 ملین بیرل تک ہے۔

حکومت: اکتوبر 1993ء کا آئین لاگو ہے۔ 18 سال کے مرد اور عورتیں ووٹ دیتے ہیں اور 60 سال تک ووٹ دینا ضروری ہے۔ جو ووٹ نہ دے اسے جرمانہ ہوتا ہے۔ ایک ہی اسمبلی ہے جس کے 80 ممبرز ہیں۔ صدر 5 سال کے لئے چنا جاتا ہے اور دوبارہ بھی اسے چنا جاسکتا ہے۔

بولیویا (Bolivia)

سلسلہ کوہ Anden اس ملک میں 650 کلو میٹر تک پایا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ کوہ مغربی کنارہ پر بولیویا کو چلّی سے جُدا کرتا ہے اس میں 5800 سے لے کر 6500 میٹر تک بلند چوٹیاں پائی جاتی ہیں جن میں کئی زندہ بلقانی چوٹیاں ہیں۔ مشرق کی طرف پہاڑ بغیر درختوں کے یعنی چٹیل ہیں۔ اکثر سطح سمندر سے 4000 میٹر بلند ہیں۔ بعد دوپہر خنک ہوائیں چلتی ہیں اور ریت کا طوفان ساتھ لے آتی ہیں۔ یہ بولیویا کے 102300 مربع علاقہ پر مشتمل ہے اور 140 سے 840 کلو میٹر تک چوڑا ہے۔ اور ملک کا 10 فیصدی مغربی جانب ہموار ہے تو مغربی کنارہ اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ اس ملک کا شمالی حصہ زیادہ زرخیز بھی ہے اور آباد بھی۔ البتہ جنوبی حصہ ریگستانی ہے اور آباد بھی نہیں یہاں کچھ چھوٹے شہر ہیں مگر ان کان کنوں پر 70 فیصدی آبادی کا انحصار ہے۔ یہاں کے نصف لوگ دیہاتی ہیں۔ اس کے مشرقی کنارہ کے اندر جھیل Titicaca واقع ہے اس علاقہ میں چھ چوٹیاں 6000 میٹر بلند ہیں۔ اور اس کے شمال مشرقی جانب Amazon کی ترائی ہے اور درّوں سے راستہ جو Villazon سے ہوتا ہوا ارجنٹائن کی طرف ujuni سے ملتا ہے۔

جھیل Titicaca کیا ہے بس Altiplano کے اختتام پر اندرون علاقہ ایک سمندر ہی ہے جو 8965 مربع میٹر اور 3810 میٹر کی بلندی پر ہے دنیا میں سب سے بلند پانی ہے جس میں کشتی رانی کی جاسکتی ہو۔ اس کی لمبائی 171 کلومیٹر اور چوڑائی 64 کلومیٹر ہے اور زیادہ سے زیادہ گہرائی 280 میٹر ہے۔ ٹمپریچر یہاں کا 10 سنٹی گریڈ ہے اور یہ جھیل Aymara انڈین آبادیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی ہے کہ اس کے پانی سے اپنی زمین میں آبپاشی کرتے ہیں اور اپنی بھیڑیں اور اپنے جانور بنام llamas چراتے ہیں جو باربرداری کے کام آتا ہے۔ llamas یہاں ایک جانور ہے جو گدھے جیسا مگر سر چھوٹا اور اسکی گردن لمبی ہوتی ہے۔ اور اس پر سے دو یا اڑھائی کلو اون بھی اتر آتی ہے اسی قسم کا ایک اور جانور یہاں پر ہے جو Alpaca کہلاتا ہے۔ llamas سے چھوٹا ہے صرف اون پیدا کرنے والا جانور ہے اس علاقہ میں آلو بہت ہوتے ہیں اَور کئی قسم کے اجناس بھی اگائے جاتے ہیں۔ مکئی یہاں کی غذا ہے۔ مچھلیاں کئی قسم کی ہیں جو جھیل Titicaca نے ان کے لئے جمع کی ہوئی ہیں مثلاً Boga مچھلی سفید pijerry اور قوسِ قزح اور سالمون اور ٹراؤٹ وغیرہ یہ اردگرد کے علاقوں میں بہت فروخت کی جاتی ہیں۔ یہاں پر انڈین کی کانیں ہیں جن میں چاندی کے بہت ذخائر ہیں اس سلسلہ کوہ کو Cerro Rico (امیر سلسلہ کوہ) کہا جاتا ہے۔ کان کنی کے مراکز La Paz سے 210 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں زیادہ تر کانیں investment کی کمی کی وجہ سے بند پڑی ہیں حالانکہ یہاں پر چاندی، تانبے اور ٹن bismuth antimony، سکّے، زنک اور سونے کے ذخائر موجود ہیں جہاں سے لوہا پوٹاشئیم lithium بھی نکالتے ہیں۔ سپینش لوگوں نے 200 سال تک یہاں سے چاندی نکالی ہے۔ بولیویا کے مشرق میں سونے کے مزید ذخائر دریافت ہوئے ہیں San cristobal کی کانوں سے سلور، زنک اور سکّہ نکالنے کے لئے 2001 میں دوبارہ کھولا گیا تھا۔

بولیویا میں مشرقی کنارہ کوہ سے برازیل کی سرحد تک اور شمال مشرقی کی جانب پاراگوائے اور ارجنٹائن تک ہموار میں ہے اور یہ ملک کا 70 فیصدی ہے مگر اس علاقہ میں ملک کی 20 فیصدی آبادی رہتی ہے اس میں بہت گہرا جنگل ہے۔ Jesmita مبلغین نے ان علاقوں پر حکومت کی اور یہاں پر san jose de Chiquitos ان کی یادگار رہے۔ ان مبلغین کو 1767 میں ان علاقوں سے نکال دیا گیا تھا۔ کیونکہ ان میں بہت خرابیاں پیدا ہوگئی تھیں۔ اس علاقہ میں ایک دریا Madeira ہے جو کہ Amazon میں جا گرتا ہے اور بہت سی آبشاریں بناتا ہوا جاتا ہے جس میں کشتی رانی کے ذریعہ باربرداری ممکن نہیں ہے۔ سڑکیں اب بنائی جا رہی ہیں جن کے ذریعہ لاپاز اور santa cruz سے ملایا جا رہا ہے۔ ان علاقوں میں تیل گیس سونا اور لوہا پائے جاتے ہیں ان علاقوں میں انویسٹمنٹ ہو تو بولیویا بہت ترقی کرسکتا ہے۔

بولیویا کی سیاست: عظیم کولمبیا کے ساتھ آزادی حاصل کی اور ان کے ساتھ شامل رہا۔ chaco کی جنگ جیت جانے کے بعد اس علاقے کا تشخص ابھرا۔ نوآبادیاتی دور میں ان کی چاندی کی کانیں بہت اہم رہی ہیں۔ انکی تھوڑی سی فوج کو کان کن کمپنیوں کی طرف سے بھی کافی مدد دی جاتی تھی۔ la paz کا شہر جس کے اردگرد کانیں تھیں سیاست کا مرکز بن گیا۔ بولیویا بہت بڑا ملک ہوتا مگر انہیں اپنی آزادی کے اعلان سے قبل ہی اپنے کافی علاقے سے ہاتھ دھونے پڑے۔ سیاست دانوں کی کوشش رہی کہ بولیویا اور پیرو کا اتحاد قائم رہے۔ پیرو کی شکست سے Atacan کا بہت سا علاقہ جو بولیویا میں تھا ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ جب برازیل نے دخل دیا تو بدلے کے طور پر چلی اس بات پر راضی ہوگیا کہ وہ عوضانے میں اریکا اور لاپاز کے درمیان ریلوے لائن بنا کر دے گا اور جب برازیل نے Acre کے اہم علاقے میں 1903ء میں آکر انتظام سنبھالا تو وعدہ کیا گیا کہ بولیویا کو ایک اور ریلوے لائن بنا کر دی جائے گی۔ لیکن موموری میڈیرا لائن کی تکمیل نہ ہوسکی۔ اور بند کر دی گئی اور ایک نامکمل ریلوے لائن بولیویا کے حصہ میں آئی۔ 1932ء میں پاراگوائے کے ساتھ چاکو کی زمین کا مسئلہ جنگ کی صورت اختیار کر گیا اس جنگ میں ناکامی کی صورت میں تین چوتھائی چاکو سے ہاتھ دھونے پڑے۔ بولیویا چاہتا تھا کہ پاراگوائے کے دریا کے ذریعہ اس کی رسائی سمندر تک ہو جائے گی تاکہ تجارت میں آسانی ہو مگر ایسا نہ ہوسکا۔

بولیویا کی موجودہ حکومت: یہاں پر 1967ء کے آئین کے مطابق حکومت چل رہی ہے صدر پانچ سال کے لئے چنا جاتا ہے۔ اور دوسری دفعہ اس کا چناؤ نہیں ہوسکتا۔ سینٹ کے 27 ممبر ہیں اور اسمبلی کی 130 یہاں کے دو دارالخلافے ہیں۔ لاپاز میں گورنمنٹ کا مرکز ہے۔ اور Sucre میں سپریم کورٹ ہے۔ 1983ء میں خشک سالی نے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اور پھر مشرقی زیریں حصہ کو سیلاب نے بہت نقصان پہنچایا ہے اور زراعت کا ستیاناس ہوگیا ہے انفلیشن کا دباؤ بڑھ گیا۔ ورلڈ بنک اور آئی۔ ایم۔ ایف۔ سے قرضے لئے گئے اور بعض سالوں میں 50 فیصدی کے حساب سے اور بعض میں 25 فیصدی کے حساب سے واپس بھی لئے گئے۔ ان کے بین الاقوامی ریزرو 1977ء میں ایک بلین ڈالر تھے۔ یہ ملک اپنے ہمسایہ ملکوں کی نسبت کسی قدر بہتر معاشی طاقت کا حامل ہے۔

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے
Nayaab Travel Fernreisen
احمدی احباب کے لئے ڈسلڈورف میں دنیا بھر کے خوشگوار سفر اور کم قیمت ٹکٹوں کے لئے ایک ہی نام۔ نایاب ٹریول۔
مزید معلومات اور فوری بکنگ کے لئے بی۔ بیگ اور نصیر بیگ سے رابطہ کریں
لندن جانے اور لندن سے آنے کے لئے فیری کے سستے ٹکٹ ہم سے خرید فرمائیں
(جلسہ کے لئے ایڈوانس بکنگ آفر 99 یورو)
Tel: 00 49 -211 - 2205611-12 Fax: 00 49 - 211 - 220 5613
Mobile: 0160-97902950e-mail: nayaab@web.de
Karl Str. 2 40210 - Dusseldorf (Germany)

جماعت احمدیہ یوگنڈا کے زیر اہتمام ہونے والی

مختلف تقریبات کا بابرکت انعقاد

احمدیہ پرائمری سکول امبیکو کے دو نئے کلاس رومز کا افتتاح۔مسجد مبارک بوامی اور مسجد ناصر انگا نگا کا افتتاح۔ریڈیو، ٹی وی پر کوریج

احمدیہ پرائمری سکول امبیکو کے دو نئے کلاس رومز اور ایڈمن بلاک کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے دورہ یوگنڈا کے دوران مذکورہ بالا سکول میں دو نئے کلاس رومز بلاک اور ایڈمنسٹریشن بلاک اور سارے سکول کی Renovation کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

اس سکول میں 700 طلباء زیر تعلیم ہیں۔مورخہ 27/اپریل 2007ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی نمائندے مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے اس کا افتتاح فرمایا۔مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا نے دعا کروائی۔

اس تقریب میں سکول کے طلباء کے علاوہ علاقہ کے معززین اور مقامی کونسل کے میئر اور لوکل کونسل کے چیئرمین نے بھی شرکت کی اور اپنے خطابات میں جماعتی خدمات کو سراہا اور حضور انور ایدہ اللہ کی اس مدد کا شکریہ ادا کیا۔اور اس بات کا اقرار کیا کہ حضور انور نے اپنے دورہ کے دوران کئے گئے تمام وعدوں کو پورا کر دیا ہے۔الحمدللہ۔

مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران اسلام میں تعلیم کی اہمیت کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا اور آخر پر مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے اساتذہ اور طلباء کو حصول علم کی طرف سنجیدگی سے کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی اور پھر دونوں جدید بلاکس کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔اس تقریب کو مختلف ریڈیوز نے متعدد بار نشر کیا۔

تمام حاضرین نے نماز جمعہ ادا کی جس میں 12 جماعتوں کے نمائندگان شریک ہوئے۔تقریب کے آخر پر مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے مکرم امیر صاحب کے ہمراہ ایک قطعہ زمین جو ہسپتال کے لئے حکومت نے پیش کیا ہے کا بھی معائنہ فرمایا۔

❁❁❁❁❁❁

مسجد ''ناصر'' اگانگا کا افتتاح

مورخہ 29/اپریل 2007ء کو مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی نمائندہ تھے، نے فرمایا۔اس بابرکت مسجد کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے دورۂ یوگنڈا کے دوران رکھا تھا۔حضور انور نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام ''مسجد ناصر'' عطا فرمایا ہے۔

اس مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ جماعت احمدیہ یوگنڈا کے ایک مخلص دوست مکرم شعیب نسیرا صاحب نے ادا کیا۔یہ جماعت احمدیہ یوگنڈا کی سب سے خوبصورت اور بڑی مسجد ہے۔مکرم شعیب نسیرا صاحب نے بڑی محبت اور محنت سے اس کی تعمیر کروائی ہے۔مذکورہ بالا مسجد ہمارے اگانگا زون کے زونل ہیڈکوارٹر میں امبالے روڈ پر برلب سڑک واقع ہے۔اس بابرکت تقریب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے وزیر برائے لینڈ اور چار ممبران پارلیمنٹ اور متعدد سرکاری افسران کے علاوہ پندرہ سو سے زائد احباب جماعت نے ملک کے تمام زونز سے شرکت کی۔الحمدللہ علیٰ ذلک۔

اس افتتاحی تقریب کو ملک کے معروف ریڈیوز اور مشہور ٹی وی U.B.C نے بھرپور اور خوبصورت انداز میں نشر اور ٹیلی کاسٹ کیا۔واضح رہے کہ یوگنڈا میں صدسالہ خلافت جوبلی سکیم کے تحت دس نئی مساجد مختلف احمدی احباب اپنے خرچ پر بنوا کر اللہ تعالیٰ کے حضور بطور شکرانہ پیش کررہے ہیں۔

عالمگیر جماعت احمدیہ سے ان احباب کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان تمام مساجد کو بنی نوع انسان کے لئے خیر و برکت اور رشد و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔آمین

❁❁❁❁❁❁

مسجد مبارک بوامی (Bwami) کا افتتاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ یوگنڈا کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے یوگنڈا میں مساجد کی تعمیر کی ایک خوشکن اور مبارک روایت چل پڑی ہے۔جس کے تحت حضور انور کی اجازت سے مساجد کی تعمیر کی جارہی ہے۔اس کے علاوہ مقامی احباب جماعت میں بھی اپنی طرف سے مساجد بنوا کر جماعت کو پیش کرنے کا مبارک سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔الحمدللہ علیٰ ذلک

مسجد مبارک بوامی (Bwami) مساکا زون کی ایک دور دراز جماعت بوامی میں حال ہی میں جماعتی خرچ پر تعمیر ہوئی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس کا نام ''مسجد مبارک'' عطا فرمایا ہے۔یہ مسجد مساکا سے 35 کلومیٹر دور گھنے جنگل میں تعمیر ہوئی ہے۔یہ مسجد بڑی خوبصورت ہے اور مقامی احباب کے لئے بہت ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔اردگرد کے علاقہ میں کوئی دوسری مسجد نہیں۔علاقہ کے دیگر مسلمان بھی اس سے بہت خوش ہیں۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا تھے جنہوں نے مورخہ 9/مئی 2007ء کو کمپالا سے تشریف لا کر افتتاح فرمایا۔اس تقریب میں شمولیت کے لئے مساکا زون سے زونل عہدیداران اور اردگرد کے دیگر احباب جماعت کے علاوہ اس علاقہ کے مسلمانوں کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔علاقہ کے چیئرمین اور دیگر سرکاری افسران نے بھی شرکت کی جنہوں نے اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور خاص طور پر مقامی احباب نے اس مسجد کی تعمیر پر حضور انور کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔اور اس مسجد سے استفادہ کی یقین دہانی کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کو اس سارے علاقہ کے لئے اپنے بابرکت نام کی طرح خیر و برکت کا ذریعہ بنادے اور یہ مسجد مخلص اور عبادتگزار بندوں سے بھرنے کا ذریعہ بنادے۔آمین

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ کینیا کے مابیرا ریجن کے

تیسرے جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

اردگرد کے علاقہ سے چیفس اور سرکاری افسران کی شمولیت

(رپورٹ:محمد احمد عدنان ہاشمی - مبلغ سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 6/مئی 2007ء کو مغربی کینیا میں ساؤتھ نیانزا میں مابیرا ریجن کے تیسرے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔الحمدللہ علیٰ ذلک۔یہ جلسہ صوبہ نیانزا کے جنوب میں Kissi شہر سے 65 کلومیٹر کے فاصلہ پر Mbira کی مسجد کے احاطہ میں منعقد کیا گیا۔یہ علاقہ تنزانیہ سے 8 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

اس جلسہ کے لئے تیاری بہت پہلے شروع کردی گئی تھی اور ڈیوٹی چارٹس اور مہمانوں کے لئے دعوتی کارڈز چھپوا کر ریجن میں تقسیم کئے گئے۔سرکاری افسران کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔

4/مئی بروز جمعۃ المبارک مابیرا کے خدام نے مابیرا مسجد اور مشن ہاؤس کی صفائی وغیرہ کے لئے وقار عمل شروع کیا اور اردگرد سے سب جھاڑیاں اور گھاس وغیرہ صاف کردیا۔اسی طرح ٹینٹ وغیرہ لگانے کا انتظام بھی کرلیا گیا۔

6/مئی بروز اتوار نماز فجر کے بعد سارے احاطہ کی صفائی کی گئی اور ٹینٹ اور بینرز لگائے گئے۔

جلسہ سالانہ کا آغاز پونے گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد معلم نور جمعہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ میں سے چند اشعار کا سواحیلی ترجمہ گا کر سنایا۔اس کے بعد مرکز کی طرف سے آمدہ نمائندہ مکرم راشد اوباٹ (Rashid Obat) صاحب نے ''احمدیت کا مقصد'' کے موضوع پر تقریر کی اور احباب جماعت کو جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی اصل روح کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد خاکسار نے ''نماز کے قیام کی اہمیت'' کے عنوان پر تقریر کی اور مکرم حمیسی یوسف صاحب معلم سلسلہ نے نماز کی ایک رکعت تمام احباب کے سامنے Demonstrate کرکے دکھائی اور نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں اور مطالب سے آگاہ کیا۔

اس کے بعد مکرم عبداللہ کولونڈو صاحب معلم سلسلہ نے ''انفاق فی سبیل اللہ'' کی اہمیت پر تقریر کی۔

جس کے بعد مکرم اسماعیل امونی صاحب معلم سلسلہ نے ''سیرت رسول ﷺ'' کے موضوع پر تقریر کی اور بائبل کی رو سے آنحضرت ﷺ کی صداقت کو ثابت کیا۔

اس کے بعد معلم محمد حسن صاحب نے ''خلافت احمدیہ کی اہمیت اور اس کی برکات'' پر روشنی ڈالی۔

اس موقع پر Mohete جماعت کی تین ناصرات نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ''یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ'' کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔جس کے بعد لاالہ الا اللہ کا ترانہ گایا گیا۔ناصرات یہ ترانہ سیکھنے کے لئے مسلسل ایک ہفتہ تک روزانہ تین کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے مابیرا مشن ہاؤس آتی رہیں۔ فجزاھنّ اللّٰہ احسن الجزاء۔

سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کے بعد پانچ سرکاری افسران نے باری باری تقاریر کیں جن میں جماعت احمدیہ کی تربیتی اور خدمت خلق کی خدمات کو سراہا۔اس کے بعد مکرم راشد اوباٹ صاحب نے دعا کرائی اور اس مبارک جلسہ کا اختتام ہوا۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ دونوں جلسوں سے زیادہ حاضری ہوئی۔کل 301 احباب جماعت اور 60 عیسائی مہمان تشریف لائے۔اس سال گورنمنٹ کی طرف سے بھی پانچ مہمان آئے۔

امسال بعض دور دراز جماعتوں سے بھی احباب نے کرایہ پر لی ہوئی بسوں کے ذریعہ اکھٹے سفر کیا اور بعض احباب نے لوکل ٹرانسپورٹ بھی استعمال کی۔کئی احباب پیدل یا سائیکلوں پر تشریف لائے۔

مہمانوں نے اپنے تأثرات میں بتایا کہ جماعت احمدیہ تربیتی امور میں ہماری بہت مدد کرتی ہے اور جو بھی اس مذہب کو قبول کرتا ہے وہ معاشرتی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔اس مذہب میں سب مذاہب کا احترام سکھایا جاتا ہے۔اسی طرح تعلیم اور صحت عامہ کے میدان میں بھی جماعت احمدیہ بہت خدمات بجالا رہی ہے جس سے عوام کی بہت سی مشکلات حل ہوجاتی ہیں۔

آخر پر نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نہایت بابرکت پھل پیدا فرمائے۔اور اسے تمام علاقہ میں موحدین اور عشاقِ رسول کثرت سے پیدا فرمادے۔آمین ❁❁❁❁❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطوط

مکتوبات احمدیہ

معرفت کے نکات اور نصائح۔ اخلاقی امور اور تاریخ سلسلہ

(حبیب الرحمان زیروی - ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم مبارک سے الٰہی تائید ونصرت کے ساتھ پچاسی کتب ظہور میں آئیں جو روحانی خزائن کی 23 جلدوں کے ایک خوبصورت سیٹ کی صورت میں دنیا کے سامنے ہیں۔ اسی طرح ملفوظات کی پانچ جلدیں (جدید ایڈیشن) اور مجموعہ اشتہارات کی تین جلدیں ہیں۔ کتنے ہی مباحثات و مناظرات ہوئے۔ روزمرہ ملنے والوں سے گفتگو اور مختلف سوالوں کے جوابات میں آپ نے دنیا کے سامنے وہ حقائق ومعارف اور دقائق ولطائف رکھے جو علیم وخبیر خدا نے آپ کو عطا فرمائے۔

ایک بہت بڑا ذریعہ اس سلسلہ میں وہ مبارک خطوط ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف مذاہب کے لیڈروں کے نام لکھے، اپنی جماعت کے مخلصین کے نام تحریر فرمائے یا مخالفین کے نام ارسال کئے۔ ایسے خطوط کی مجموعی تعداد معلوم کرنا آسان نہیں۔ ایک اندازہ اس بات سے لگائیے کہ 1884ء میں آپ نے ایک خط میں تحریر فرمایا کہ 20 ہزار سے زیادہ خطوط میں نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر مختلف مقامات میں روانہ کئے۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد 6 حصہ اوّل صفحہ7)

اس قابل قدر ذخیرہ کو جمع کرنے کی طرف نمایاں توجہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر ”الحکم“ نے فرمائی اور دس جلدیں مختلف دوستوں کے نام خطوط کی شائع بھی کر دیں مثلاً ایک فدائی حضرت چوہدری رستم علی صاحب کے نام 278 خطوط پر مشتمل جلد ہے۔

حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام کے مختلف جاں نثاروں کو خدمت کی توفیق ملتی رہی خطوط لکھنے اور دیگر دوستوں کے خطوط کے جواب لکھنے میں وقتاً فوقتاً جن خوش نصیبوں کو موقعہ ملتا رہا ان میں سے کچھ بزرگ بہت نمایاں ہیں جیسے۔

1- حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ
2- حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ
3- حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی رضی اللہ عنہ
4- حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی رضی اللہ عنہ
5- حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ

مکتوبات احمدیہ کے نام سے کام کرنا انتہائی مشکل مشن تھا جسے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر جاری رکھا۔ 1908ء میں پہلی جلد شائع کی۔ 1950ء میں آخری۔ مختلف دوستوں کے خطوط کو جمع کرنا بہت ہی مشقت طلب کام تھا۔ عرفانی صاحب فرماتے ہیں:۔

خاکسار ایڈیٹر الحکم نہایت خوشی اور مسرت قلبی سے اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اس کو اس چشمہ ہدایت کی طرف راہنمائی فرمائی اور اپنے فضل ہی سے اسی کے ہاتھ میں قلم اور دل ودماغ میں قوت بخشی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قلمی خدمت کے لئے اسے ایک جوش عطا فرمایا تب ہی سے اسے یہ آرزو ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ملفوظات مکتوبات اور ہر ایسی تحریروں کو جمع کروں جو آپ کے قلم سے کسی وقت نکلی ہوں اور وہ کسی منتشر حالت میں ہوں یا اندیشہ ہو کہ وہ نایاب نہ ہو جائیں۔

جہاں تک ان مبارک خطوط کو شائع کر کے احباب جماعت کے سامنے رکھنے کا معاملہ ہے اولین سعادت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی حیات میں ہی رسالہ تشحیذ الاذہان کے ذریعہ مکتوبات امام الزمان کے نام سے اس کا اہتمام فرمایا۔

ان مبارک خطوط کی اہمیت وافادیت منفرد نوعیت کی ہے اس سلسلہ میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی رائے بہت خوب ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف جو رنگ رکھتی ہیں وہ اور ہے مجالس کی تقریریں وعظ اور نصائح ایک اور ہی رنگ کی چیز ہیں۔ مکتوبات کا ان سے الگ ایک تیسرا رنگ ہے۔ کیونکہ ان میں اکثر باتیں پرائیویٹ ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مکتوبات پڑھنے سے کئی ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں جو صرف تصانیف یا مجالس کے حالات پڑھنے والے کو ہر گز معلوم نہیں ہوسکتیں۔(-) اور جو جو عجیب نکات فرمائے ہیں ان کا عام تقریروں یا تصانیف میں ڈھونڈنا بالکل عبث ہے۔

اسی طرح بعض اپنی پرائیویٹ اور نجی باتیں جن پر اور کسی طرح علم حاصل نہ ہوسکتا تھا وہ ان خطوط سے معلوم ہوتی ہیں۔ غرض یہ یا اس قسم کی کتابیں اتنے علوم اور معارف اور تاریخی امور اور پرائیویٹ حالات فریقین کے ظاہر کرتی ہیں کہ کوئی احمدی ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتا(-)۔

بہت سے امور ہیں جو علم میں ترقی کا موجب ہیں۔ پھر معرفت کے نکات اور نصائح اور اخلاقی باتیں اور اس زمانہ کے بعض حالات مزید براں ہیں۔ یہ چھوٹا سا رسالہ علم ومعرفت کا ایک دریا ہے۔ جس کے فقرہ فقرہ سے ہر علمی حیثیت کا شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے شیخ عرفانی رضی اللہ عنہ کو جنہوں نے سالہا سال پہلے اپنی دوربین آنکھ سے ان چیزوں کی اہمیت کو دیکھا اور ان کا ایک ذخیرہ اپنے پاس جمع کرلیا۔ جسے وہ وقتاً فوقتاً جماعت کے فائدہ کے لئے شائع کرتے ہیں۔

حضرت مولانا عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان نے اس سلسلہ میں کوشش کی اور 1954ء میں ایک جلد شائع کرنے کی سعادت پائی آپ رقم طراز ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات، مسائل، تصوف مواعیظ وحکم، (-) تاریخ سلسلہ اور آپ کے اسوہ حسنہ کا ایک لاثانی ذخیرہ ہے اور تاریخ کا ایک کثیر حصہ صرف انہی سے دستیاب ہوتا ہے۔ ان کے محفوظ کرنے کا سہرا حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی موسس وایڈیٹر الحکم کے سر ہے۔ آپ نے حضرت صاحب کے عصر سعادت سے ہی اس طرف پوری توجہ کی اور سلسلہ کے اولین اخبار الحکم کے ذریعہ ان خطوط کو نیز حضرت صاحب کے ملفوظات (-) اور تاریخ سلسلہ کو اور بعدازاں مکتوبات احمدیہ کی شکل میں مرتب کر کے ان خطوط کو شائع کرنے کی توفیق پائی۔ ایسے مفید امور کی سرانجام دہی کی بناء پر ہی الحکم حضرت مسیح موعود کی طرف سے اپنے دو بازوؤں میں سے ایک قرار پایا تھا۔ مکتوبات احمدیہ کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے خاکسار نے حضرت عرفانی صاحب سے اس سلسلہ کی ایک جلد اسی نام سے شائع کرنے کی اجازت چاہی تھی۔ آپ چونکہ بصد شوق اس کام کی تکمیل کے متمنی ہیں۔ آپ نے ازراہ کرم اجازت عنایت فرمادی۔(-) میری نیت صرف یہ ہے کہ انقلاب کے ہاتھوں ایک کثیر حصہ غیر مطبوعہ خطوط وغیرہ کا ضائع ہو چکا ہے جو ابھی تک بچا ہوا ہے اسے طبع کر کے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا جائے۔ کیونکہ نہ معلوم وہ کب تک اصلی شکل میں محفوظ رہ سکے گا۔ بسا اوقات خود احباب یا ان کی اولاد کی پوری توجہ نہیں رہتی اور ایسی انمول چیزیں ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔

1954ء کے بعد اب تک مزید کوئی جلد شائع نہیں ہوسکی جو جلدیں اب تک چھپ چکی ہیں ان میں 894 خطوط شامل ہیں۔ جبکہ اصل تعداد کا صحیح شمار معلوم نہیں۔

جو مکتوبات احمدیہ خلافت لائبریری میں پہنچ کر محفوظ ہو چکے ہیں لیکن ابھی شائع نہیں ہوئے ان کی بھی خاصی تعداد ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

تنگ کرتے۔ کبھی نماز پر تمسخر شروع کر دیتے، کبھی ڈاڑھی پر اعتراض کرتے، کبھی کھانے پر جھگڑا شروع کر دیتے۔ آخر انہوں نے ملازمت چھوڑ دی اور اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کر دی۔ اب وہ انگلستان میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں اور محض روٹی کپڑا ان کو دیا جاتا ہے۔ اس شخص کی حالت یہ ہے کہ یہ باقاعدہ تہجد پڑھتا ہے۔ نمازیں باجماعت ادا کرتا ہے۔ لمبی لمبی دعائیں کرتا ہے۔ منہ پر ڈاڑھی رکھتا ہے اور شکل دیکھ کر سوائے چہرہ کے رنگ کے کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ یہ انگریز ہے۔ بلکہ ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ یہ بہت پرانا مسلمان ہے“۔

(قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں۔
صیغہ نشر واشاعت لاہور۔ 1948ء۔ صفحہ 18 تا 20)

مبلغ اسلام مسٹر بشیر احمد آرچرڈ رحمہ اللہ مسلم یورپ کا ہراول دستہ تھے جو اپنی وفات 7/ جولائی 2002ء تک پہلے برٹش گیانا، پھر انگلستان میں سرفروشانہ طور پر دعوت اسلام میں مصروف رہے۔ قیمتی لٹریچر پیدا کیا۔ پبلک جلسوں اور نجی ملاقاتوں کے ذریعہ حقیقی اسلام کی اشاعت کی اور اپنی فرشتہ سیرت کے انوار سے بہت سی سعید روحوں کو احمدیت میں کھینچ کر لے آئے۔ الغرض ان کی چھپن سالہ زندگی جماعت احمدیہ انگلستان کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَادْخِلْہُ فِی جَنّٰتِکَ النَّعِیْم۔

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمہ ٔ توحید پر از جاں نثار

❁❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

متحدہ عرب امارات

متحدہ عرب امارات خلیج فارس میں جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مشرقی کونے میں واقع سات امارات کا اتحادی وفاق ہے جن کے نام ہیں۔ ابوظہبی، دبئی، شارجہ، عجمان، ام القوائن، راس الخیمہ اور فجیرہ۔ اس وفاق کا قیام 2 دسمبر 1971ء کو عمل میں آیا تھا۔

متحدہ عرب امارات کا رقبہ 83 ہزار 600 مربع کلومیٹر اور آبادی چودہ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ اس کا صدر مقام ابوظہبی ہے سرکاری زبان عربی اور سرکاری مذہب اسلام ہے۔

خلیج عرب کی یہ امارات انیسویں صدی عیسوی میں ایک متحدہ صورت میں تھیں لیکن انگریزوں نے عربوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے ان کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک عرصے تک الگ الگ رہنے کے بعد یہاں کے عوام اور حکمرانوں نے اپنے تدبر سے کام لیتے ہوئے دوبارہ وفاق کی صورت اختیار کی۔

متحدہ عرب امارات اگرچہ دوسرے ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ تاہم قدرت نے اسے بے پناہ انعامات سے نوازا ہے۔ یہاں کی زرعی اور حیوانی پیداوار میں کھجوریں، بھیڑیں، بکریاں، تمباکو، سبزیاں اور پھل اور صنعتی پیداوار میں پٹرول، قدرتی گیس، ایلومینیم، کیمیائی اشیاء، کھاد، سیمنٹ اور پلاسٹک شامل ہیں۔ تاہم برآمدات میں پٹرول کا تناسب سب سے زیادہ ہے اور یہی اس ملک کی خوشحالی کا سب سے بڑا سبب ہے۔

متحدہ عرب امارات پاکستان کا ایک بہت اچھا دوست اور برادر ملک ہے، پاکستان کے ہزاروں افراد کسب معاش کے لئے امارات کے کونے کونے میں آباد ہیں اور پاکستان کو زرمبادلہ بھیجنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔

❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazl/d/

اسلام اور رحم کی بناء پر قتل کا جدید رجحان

(Islam & Mercy Killing)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کا جون تا اگست 2006ء کا شمارہ ''جلسہ سالانہ نمبر'' کے طور پر شائع ہوا ہے۔ A4 سائز کے ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل یہ ضخیم رسالہ (اردو و انگریزی میں) جلسہ سالانہ 2005ء کی تفصیلی رپورٹس، جلسہ پر کی جانے والی تقاریر اور یادگار تصاویر پر مشتمل ہے اور ایک تاریخی دستاویز کے طور پر محفوظ رکھے جانے کے لائق ہے۔ اس شمارہ میں مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب کی علمی وتحقیقی تقریر بھی شامل ہے جس کا عنوان تھا: ''اسلام اور رحم کی بناء پر قتل کا جدید رجحان''۔

قتل ترحم (Mercy Killing) کی اصطلاح کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر کے تعاون سے کی جانے والی خودکُشی۔ اس خودکُشی کو قانونی طور پر جائز قرار دینے کے لئے مغربی ممالک میں خصوصیت سے کئی برس سے منظّم تحریکیں چلائی جاتی رہی ہیں۔ چنانچہ کینیڈا کے ایک اخبار نے اپنی کئی اشاعتوں میں اس کے حق میں اداریے لکھے اور حکومت کو ابھی تک اس کو قانونی شکل نہ دے سکنے پر پسماندہ طرزفکر رکھنے کے طعنے بھی دیئے۔

چونکہ مغربی معاشرہ میں خدا کا لفظ اکثر بے جان چیز کے طور پر بولا جاتا ہے اور اخروی زندگی پر ایمان نہ ہونے کے باعث مادی دنیا کی چمک دمک پر ہی سارا مدار ہے اس لئے اس روشنی کے مدھم ہونے پر اس دنیا سے جدائی ہی میں بہتری نظر آنے لگتی ہے اور اس کے لئے قتل ترحم (Mercy Killing) کا قانون بن جانے سے کسی پر الزام آنے کا اندیشہ باقی نہیں رہتا اور اسی لئے اس کے حق میں تحریکیں جنم لیتی رہتی ہیں۔ پس پہلی چیز تو اس معاشرہ کو خداتعالیٰ کی ذات اور صفات کا حقیقی شعور دلانا ضروری ہے۔

قتل ترحم کا جواز پیدا کرنے کے لئے بعض لوگ اُن مریضوں کی مثال دیتے ہیں جو عموماً کسی شدید دماغی چوٹ کے باعث اپنی دماغ کی حسیّات سے محروم ہوجاتے ہیں اور اکثر خود اپنے وجود کا احساس بھی بظاہر کھو بیٹھتے ہیں تاہم کئی خودکار کام مثلاً سانس لینے کا عمل، نیند اور بیداری کے دورانئے اور آنکھ کی پتلیوں کی حرکت وغیرہ جاری رہتے ہیں۔ یہ کیفیت سالہا سال تک جاری رہ سکتی ہے اور بڑی سخت آزمائش ثابت ہوتی ہے۔ مادیت پرستوں کے نزدیک ایسے لوگوں کو قتل ترحم کی بھینٹ چڑھائے بغیر چارہ نہیں کیونکہ اُن کے خیال میں وہ عملاً زندہ نہیں کہلائے جاسکتے۔ لیکن قرآن کریم سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جب تک کسی کی سانس چل رہی ہے، وہ زندہ ہے۔ اور ایسے انسان کی حُرمت حرّمَ اللہ کے تحت قائم ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اگرچہ اُس کا دل کئی ماہ سے ماں کے پیٹ میں ہی دھڑک رہا ہوتا ہے لیکن پیدائش کے بعد جب وہ سانس لینا شروع کرتا ہے تو اُس کی زندگی کی تصدیق کی جاتی ہے۔ اسی طرح کسی کی زندگی کے خاتمہ کی نشانی اُس کا سانس نہ لینا ہے، نہ کہ کچھ اَور۔ احمدیوں کو چاہئے کہ مادیت پرست افراد کی قتل ترحم سے متعلق تحریکوں کا دفاع ہر ہدایت کے سرچشمہ قرآن کریم سے پیش کریں جس کے مطابق ہر ذی نفس (یعنی سانس لینے والے ہر انسان) کا قتل حرام ہے (سوائے اِس کے کہ وہ خدا کے حکم کے مطابق ہی قتل کیا جائے)۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب

بے لوث خادم سلسلہ اور معروف قانون دان حضرت مرزا عبدالحق صاحب 26/اگست 2006ء کو بعمر 106 سال وفات پاگئے۔

حضرت مرزا صاحب جنوری 1900ء میں جالندھر میں قادربخش صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی والدین کے سایہ سے محروم ہوگئے تو اپنے بڑے بھائی بابو عبدالرحمٰن صاحب کے پاس شملہ میں رہے۔ آپ کے بڑے بھائی اور چچا احمدیت کی نعمت سے مشرف ہوچکے تھے۔ 1913ء میں جب حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب شملہ تشریف لے گئے تو آپ بھی حضورؓ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ پھر 1916ء میں آپ نے حضورؓ کی بیعت کرکے احمدیت قبول کرلی۔ گریجوایشن کے بعد آپ نے قانون کا امتحان پاس کیا اور حضورؓ کے ارشاد پر 2/جنوری 1926ء کو گورداسپور میں وکالت شروع کردی۔ 1922ء میں مجلس مشاورت کا آغاز ہوا تو آپ کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہوا کہ آپ نے اپنی وفات تک تقریباً تمام مجالس شوریٰ میں شرکت کی اور متعدد مرتبہ مجالس شوریٰ کی صدارت کا شرف بھی حاصل کیا۔ آپ نے متعدد کتب تصنیف کیں جن میں سے نو کتب شائع ہوچکی ہیں۔ آپ کو گورداسپور اور سرگودھا کے اضلاع کا امیر، پنجاب کا صوبائی امیر، ممبر صدر انجمن احمدیہ، ممبر فنانس کمیٹی، صدر قضاء بورڈ، صدر وقف جدید، صدر تدوین فقہ کمیٹی، مجلس افتاء کے ممبر اور صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنی زندگی بھی وقف کی جس پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ آپ کی زندگی وقف ہے، آپ فکر نہ کریں۔

(بحوالہ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 26و28/اگست 2006ء)

محترم عبدالجلیل عشرت صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16/مارچ 2006ء میں محترم عبدالجلیل عشرت صاحب کا مختصر ذکرخیر مکرم محمد سعید احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم عشرت صاحب جناب عبدالمجید سالک صاحب (مالک ومدیراعلیٰ اخبار ''انقلاب'' لاہور) کے چھوٹے بھائی تھے مگر اس تعلق کو عام طور پر ظاہر نہ کرتے تھے کیونکہ سالک صاحب احمدی نہ تھے جبکہ عشرت صاحب تمام بڑائی احمدیت سے تعلق میں سمجھتے تھے۔

محترم عشرت صاحب کا دینی اور دنیاوی علوم کا مطالعہ نہایت وسیع تھا جو اُن کی تقاریر اور مضامین سے عیاں ہوتا تھا۔ عمدہ اور باریک نکات بیان کرتے۔ تقریر وتحریر میں یکساں ملکہ تھا۔ بولتے تو پوری تیاری کے ساتھ اور لکھتے تو گہرائی میں اُتر کر۔ جماعتی نظام میں اطاعت اور وفاداری کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھا۔ مجلس شوریٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے رُکن نامزد ہوتے اور محکمہ اکاؤنٹس سے تعلق کی وجہ سے جماعتی بجٹ کی تیاری میں بڑی تندہی سے حصہ لیتے۔ نمازوں کی باجماعت اور بروقت ادائیگی آپکا بہت بڑا وصف تھا۔ اپنے تمام معمولات کو نمازوں کے اوقات کے تابع رکھتے۔ سالہا سال تک اپنے گھر کا ایک حصہ نماز باجماعت کیلئے وقف کئے رکھا۔

آپ بہت قانع اور سادہ تھے۔ لمبی بیماری حوصلہ اور صبر کے ساتھ برداشت کی۔ نکتہ چینی، تنقید، غیبت اور اعتراض کرنے کی عادت نہ تھی۔ اختلاف کی صورت میں اپنا جائز حق بھی چھوڑ دیتے۔ حق گوئی سے کام لیتے مگر ایسی ذہانت کے ساتھ کہ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے اور ان کی دلشکنی نہ ہو۔

محترم پیر معین الدین صاحب

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے داماد محترم پیر معین الدین صاحب 12/ستمبر 2006ء کو لاہور میں وفات پاگئے۔ آپ 25/دسمبر 1925ء کو محترم پیر اکبر علی صاحب آف فیروزپور کے ہاں پیدا ہوئے۔ 26/اکتوبر 1944ء کو زندگی وقف کی اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر تعلیم کا حصول جاری رکھا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے کیمسٹری میں M.Sc. کی۔ کالج کی سوئمنگ ٹیم کے کپتان بھی رہے۔ واٹر پولو کے بھی ماہر کھلاڑی سمجھے جاتے تھے۔ یکم ستمبر 1949ء کو آپ کا تقرر فضل عمر انسٹیٹیوٹ میں ہوا۔ 12/جنوری 1957ء تک تحریک جدید کے تحت مختلف خدمات سرانجام دیں۔ اس دوران ایک سال سے زائد عرصہ تک انگلینڈ میں ٹریننگ بھی حاصل کی۔ پھر آپ کا تقرر جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہوا جہاں جامعۃ المبشرین میں انگریزی پڑھانے کی ذمہ داری 1971ء تک نبھاتے رہے۔ یکم جولائی 1971ء کو ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ ایک علمی شخصیت تھے۔ قرآن کریم کے معارف اور خزائن کے بارہ میں تحقیقی وعلمی کام کیا اور کتب تحریر کیں۔ ایک خوش اخلاق، ملنسار اور غریبوں کے غمخوار انسان تھے۔ تہجد کا التزام رکھتے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ (قطعہ خاص) میں تدفین عمل میں آئی۔ اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(بحوالہ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16/ستمبر 2006ء)

مکرم ہارون جالو صاحب

مربی سلسلہ سیرالیون مکرم ہارون جالو صاحب 14/ستمبر 2006ء کو وفات پاگئے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ سے 1987ء میں مبشر کی ڈگری حاصل کی تھی اور نہایت اخلاص، فدائیت اور مستعدی کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دیتے رہے تھے۔ آپ موصی تھے لہٰذا تدفین سیرالیون کے مقبرہ موصیان میں عمل میں آئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں 22/ستمبر 2006ء کو نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

(بحوالہ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28/ستمبر 2006ء)

محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب

محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب سابق مربی سلسلہ مشرقی افریقہ 28/ستمبر 2006 کو لاہور میں وفات پاگئے۔ آپ 22/دسمبر 1924ء کو محترم سید محمد لطیف شاہ صاحب آف لاہور کے ہاں پیدا ہوئے۔ میٹرک اور مولوی فاضل کرنے کے بعد 1944ء میں زندگی وقف کردی۔ 1945ء میں مشرقی افریقہ بھجوائے گئے جہاں گیارہ سال خدمت دین کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ میں جنرل سٹور قائم کرلیا۔ آپ پابند صلوٰۃ وصوم اور ملنسار انسان تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی اہلیہ 2003ء میں وفات پاچکی تھیں۔ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں آپ نے یادگار چھوڑے ہیں۔

(بحوالہ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5/اکتوبر 2006ء)

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/فروری 2006ء میں ''جامعہ احمدیہ'' کے حوالہ سے مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس طویل نظم سے انتخاب ملاحظہ کیجئے:

مہدی دوراں نے ڈالی تھی بنا بعد از دعا
ایک ادارے کی کہ جس میں ہو فقط خوفِ خدا
اس کا ہر اک کام بابرکت ہو اور ہو خوشنما
اس کے ہر طالب سے راضی ہو خدا ربّ الوریٰ

دیکھتے ہی دیکھتے اک انقلاب آنے لگا
یہ شجر آغاز ہی میں پھول پھل لانے لگا
مکر کے ایوان میں اک زلزلہ آنے لگا
دیکھتے ہی دیکھتے شیطان چھپ جانے لگا

آج بھی موجود ہیں اہل وفا و اتقا
ہے معطر ان کی خوشبو سے مرا دستِ دعا
ہیں یہی ابرار جو آقا پہ ہیں دل سے فدا
ساری دنیا کو ملے گا ان سے ہی آبِ بقا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

22nd June 2007 – 28th June 2007

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 22nd June 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:00	MTA Variety: distribution of scholarships by Nizarat-e-Taleem, Rabwah.
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 48, Recorded on 08/06/1995.
02:25	Huzoor's Tours: Programme documenting Huzoor's tour to East Africa.
03:10	Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 183, Recorded on 12th March 1997.
04:15	Al-Maa'idah: a cookery programme
04:25	Hamdiya Majlis
05:40	MTA Travel: a documentary about the arrival of Islam in Egypt.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor. Recorded on 29th January 2005.
07:50	Le Francais C'est Facile: lesson no. 81
08:20	Siraiki Service
09:05	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 39 recorded on 9th June 1995.
10:10	Indonesian Service
11:05	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
13:20	Tilaawat & MTA News review
14:05	Dars-e-Hadith
14:20	Bengali Service: a discussion in Bengali replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
15:15	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Friday Sermon [R]
17:15	Spotlight: a discussion about the Ahmadiyya Jamaat's national contribution in Pakistan.
18:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 81 [R]
18:30	Arabic Service: Discussion programme about the true concepts of Islam.
20:30	MTA International News Review Special
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	MTA Variety: a visit to San Francisco, USA.
22:55	Urdu Mulaqa'at: Session 39 [R]

Saturday 23rd June 2007

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:00	Le Francais C'est Facile: lesson no. 80
01:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 42. Recorded on 11/05/1995.
02:25	Spotlight
03:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 22nd June 2007.
04:20	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 39 recorded on 9th June 1995.
05:25	MTA Variety: a visit to San Francisco, USA.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on 13th February 2005.
08:10	Ashab-e-Ahmed
08:35	Friday Sermon [R]
09:35	Quran Quiz
09:55	Indonesian Service
10:55	Jalsa Salana Speech: a speech delivered by Abdul Majid Tahir on the occasion of Jalsa Salana Mauritius. Rec. 04/12/2005
12:00	Tilaawat & MTA International Jama'at News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor, recorded on 13th February 2005.
16:05	Moshaairah: an evening of poetry
16:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 20/05/1995. Part 2.
18:05	Australian Documentary
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam.
20:30	MTA International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:10	Ashab-e-Ahmed [R]
22:35	Qur'an Quiz
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 24th June 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Qur'an Quiz
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 50, recorded on 14/06/1995.
02:35	Kidz Matter
03:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 22nd June 2007.
04:00	Ashab-e-Ahmed
04:25	Moshaairah
05:35	Australian Documentary
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 29th December 2004.
08:20	Learning Arabic: Lesson no. 7
08:35	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Kenya, East Africa.
09:30	Kidz Matter
10:10	Indonesian Service
11:05	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 18th May 2007.
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 22nd June 2007.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat)
16:25	Huzoor's Tours [R]
17:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th April 1998. Part 2.
18:30	Arabic Service
19:30	Kidz matter [R]
20:10	Learning Arabic [R]
20:30	MTA International News Review
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:15	Huzoor's tours [R]
23:05	Ilmi Khitabaat
23:30	MTA Travel: a visit to Egypt

Monday 25th June 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:10	Learning Arabic: no. 7
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 51, Recorded on 15/06/1995.
02:30	Friday Sermon: recorded on 22nd June 2007
03:45	Question and Answer Session
04:55	Ilmi Khitabaat
05:20	MTA Travel: a visit to Egypt
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15	Children's class with Huzoor, recorded on 19th March 2005.
08:25	Le Francais C'est Facile: programme no. 59
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th April 1998.
10:00	Indonesian Service
10:55	Ghazwat-e-Nabi (saw): a discussion about Holy wars.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:00	Bangla Schomprochar
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 21/07/2006.
14:50	Spotlight
15:10	Children's Class [R]
16:20	Medical Matters
17:00	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:05	Spotlight [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 52, Recorded on 20/06/1995.
20:35	MTA International Jama'at News
21:10	Children's Class [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:10	Medical Matters [R]

Tuesday 26th June 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Le Francais C'est Facile: programme no. 59
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 52, Recorded on 20/06/1995.
02:30	Friday Sermon: recorded on 21/07/2006.
03:25	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th April 1998.
04:30	Ghazwat-e-Nabi (saw)
05:25	Medical Matters
06:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:10	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 12th February 2005.
08:15	Learning Arabic: Programme no. 8
08:35	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th May 1998.
09:35	Indonesian Service
10:35	Sindhi Service
11:35	MTA Travel: a documentary about the introduction of Islam in Egypt.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
12:45	Bengali Service
13:45	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V
15:00	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:15	MTA Travel [R]
16:45	Question and Answer session [R]
17:55	Spectrum: a programme about a report on the persecution of Ahmadi Muslims in Rabwah.
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:10	Spectrum [R]
22:50	Question and Answer session [R]

Wednesday 27th June 2007

00:05	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 53, recorded on: 21/06/1995.
02:25	Spectrum
02:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th May 1998.
04:00	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V
05:15	Learning Arabic: Lesson no. 8
05:30	MTA travel
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor, recorded on 27th February 2005.
08:10	Seerat Masih-e-Maud (as).
08:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th June 1996.
09:35	Indonesian Service
10:40	Australian Documentary
11:05	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:10	Bangla Shomprochar
14:10	Ilmi Khitabaat
15:00	Jalsa Salana UK: speech delivered by Aftab Ahmad Khan. Rec. 31/07/1994.
15:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:30	Australian documentary
17:00	Question and Answer Session [R]
18:00	Lajna Magazine
18:30	Arabic Service
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 54, recorded on 22/06/1995.
20:40	MTA International News Review
21:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:20	Jalsa Speeches [R]
22:40	Lajna Magazine [R]
23:20	Ilmi Khitabaat [R]

Thursday 28th June 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Australian Documentary
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 54, recorded on 22/06/1995.
02:40	The Philosophy of the Teachings of Islam
03:05	Hamari Kaa'enaat
03:55	Ilmi Khitabaat
04:45	Lajna Magazine
05:10	Australian Documentary
05:35	Jalsa Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor. Recorded on 23rd January 2005.
08:15	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session 43. Recorded on 21/05/1995.
09:10	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Ghana, West Africa.
10:00	Indonesian Service
11:10	Al Maa'idah: a cookery programme
11:25	MTA Variety: scholarship distribution by Nizarat-e-Taleem, Rabwah.
11:40	Dars-e-Hadith
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bengali Service
14:05	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 184, recorded on 18th March 1997.
15:15	Huzoor's Tours [R]
16:10	English Mulaqa'at: session 43 [R]
17:10	Al Maaidah: a cookery programme
17:30	Hamdiya Majlis
18:30	Arabic Service
20:30	MTA News Review
21:05	Tarjamatul Qur'an Class, session 184 [R]
22:10	Al-Maa'idah [R]
22:25	MTA Travel: a documentary on the introduction of Islam in Egypt.
22:45	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday June 15, 2007 | Issue No. 24

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

تحریک احمدیت کی آسمانی بادشاہت کا روح پرور نظارہ

موعود اقوام عالم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وصال اکبر سے ایک سال قبل 15؍مئی 1907ء کو ’’حقیقۃ الوحی‘‘ شائع فرمائی جس میں دیگر بہت سے عربی الہامات کے علاوہ درج ذیل الہامات بھی زیب اشاعت فرمائے جو عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل تھے۔ ترجمہ ان الہامات کا حضرت اقدس ہی کے قلم مبارک سے ہدیہ قارئین کرتا ہوں:۔

’’خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزینے اس کے لئے کھولے جائیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ کہہ اے منکرو مَیں صادقوں میں سے ہوں۔ پس تم میرے نشانوں کا ایک وقت تک انتظار کرو۔ ہم عنقریب ان کو اپنے نشان اُن کے اردگرد اور اُن کی ذاتوں میں دکھائیں گے۔ اس دن حجت قائم ہو گی اور کھلی فتح ہو جائے گی۔ خدا اُس دن تم میں فیصلہ کر دے گا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 91-92 طبع اوّل)

حضرت اقدس نے ان الہامات پر حاشیہ میں مزید لکھا:۔

’’کسی آئندہ زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروقؓ کے ذریعہ سے ہوا۔ خدا جب اپنے ہاتھ سے ایک قوم بناتا ہے تو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ ان کو لوگ پاؤں کے نیچے کچلتے رہیں۔ آخر بعض بادشاہ اُن کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر وہ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پاتے ہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ کے لئے ہوا‘‘۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

❀❀❀❀❀❀

مغربی فلسفہ کے استیصال کے لئے عرش سے الٰہی شخصیت کا انتخاب

حضرت اقدس نے دعویٰ مسیحیت کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی دنیائے اسلام کو خوشخبری دی:

’’اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ اسلام اپنا اصلی رنگ نکال لائے گا اور اپنا وہ کمال ظاہر کرے گا جس کی طرف آیت لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ میں اشارہ ہے .... سو خدا تعالیٰ نے اس روشنی کو دے کر ایک شخص کو دنیا میں بھیجا‘‘۔

’’بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ یورپ اور امریکہ نے اسلام پر اعتراضات کرنے کا ایک بڑا ذخیرہ پادریوں سے حاصل کیا ہے اور ان کا فلسفہ اور طبعی بھی ایک الگ ذخیرہ نکتہ چینی کا رکھتا ہے۔ مَیں نے دریافت کیا ہے کہ تین ہزار کے قریب حال کے زمانہ نے وہ مخالفانہ باتیں پیدا کی ہیں جو اسلام کی نسبت بصورت اعتراض سمجھی گئی ہیں۔ حالانکہ اگر مسلمانوں کی لا پرواہی کوئی بد نتیجہ پیدا نہ کرے تو ان اعتراضات کا پیدا ہونا اسلام کے لئے کچھ خوف کا مقام نہیں بلکہ ضرور تھا کہ وہ پیدا ہوتے تا اسلام اپنے ہر یک پہلو سے چمکتا ہوا نظر آتا لیکن ان اعتراضات کا کافی جواب دینے کے (لئے) کسی منتخب آدمی کی ضرورت ہے جو ایک دریا معرفت کا اپنے صدر منشرح میں موجود رکھتا ہو جس کے معلومات کو خدا تعالیٰ کے الہامی فیض نے بہت وسیع اور عمیق کر دیا ہو اور ظاہر ہے ایسا کام ان لوگوں سے کب ہو سکتا ہے جن کی ساعی طور بھی نظر محیط نہیں اور ایسے سفیر اگر یورپ اور امریکہ میں جائیں تو کس کام کو انجام دیں گے اور مشکلات پیش کردہ کا کیا حل کریں گے۔ اور ممکن ہے کہ اُن کے جاہلانہ جوابات کا اثر معکوس ہو جس سے وہ تھوڑا سا ولولہ اور شوق بھی، جو حال میں امریکہ اور یورپ کے بعض منصف دلوں میں پیدا ہوا ہے جاتا رہے اور ایک بھاری شکست اور ناحق کی سبکی اور ناکامی کے ساتھ واپس ہوں...... مَیں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہو گا جیسا مجھ سے یا جیسا اُس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے‘‘۔

(ازالہ اوہام۔ حصہ دوم صفحہ 774 اشاعت 1891ء)

مجّرد منطق شیطان اور خالی فلسفہ ابلیس

کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ 830 طبع اوّل پر جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو نصیحت فرمائی کہ:

’’عزیزو! اس دنیا کی مجّرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بیباکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں۔ ان کی طرف کان دھرو اور اُن کے موافق اپنے تئیں بناؤ‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 549)

کچھ عرصہ بعد حضرت اقدس نے 25؍دسمبر 1897ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر انتباہ فرمایا:

’’راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں۔ ایک دین العجائز والے جو موٹی موٹی باتوں پر قدم مارتے ہیں۔ مثلاً احکام شریعت کے پابند ہو گئے اور نجات پا گئے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آگے قدم مارا۔ ہرگز نہ تھکے اور چلتے گئے حتیٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ لیکن نامراد وہ فرقہ ہے کہ دین العجائز سے تو قدم آگے رکھا لیکن منزل سلوک کو طے نہ کیا۔ وہ ضرور دہریہ ہو جاتے ہیں جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے رہے، چلّہ کشیاں بھی کیں لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا‘‘۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بانی الحکم صفحہ 61-33۔ ملفوظات جلد اول صفحہ 15)

خدا کے مقدس مسیح نے 1897ء میں جس خطرہ کا اظہار فرمایا تھا وہ مدتوں سے ایک حقیقت ثابت ہو رہی ہے جس کا تازہ اور دستاویزی ثبوت 2006ء میں لاہور سے مطبوعہ کتاب ’’سوچ کا سفر‘‘ بھی ہے۔ حق وہی ہے جس کی طرف حضور نے اس شعر میں منادی فرمائی کہ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

نئی زمین اور نیا آسمان

خدا کے پاک وعدوں کے مطابق کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ سے ایک نئی زمین اور نیا آسمان افق عالم پر ابھر رہا ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ لگانے کے لئے تصویر کے دو رُخ دیکھنا ضروری ہیں تا نام نہاد مسلم اُمّۃ کی کیفیت کا بھی تصور سامنے آ جائے اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے ہاتھوں برپا ہونے والے انقلاب عظیم کا کسی قدر صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔

تصویر کا ایک رُخ تو یہ ہے جو پاکستان کے ایک نامور شاعر اور نعت گو نے بایں الفاظ پیش کیا ہے:

’’علامت ہے اسلام پسماندگی کی، جہالت کی، ظلم و تشدد کی، جہل و بطالت کی، نادانی کی، غلاظت کی، بد انتظامی کی، بے اتفاقی کی، قانون شکنی کی بے احترامی کی، شیرازہ زندگی کی پراگندگی کی، بشر کی اہانت کی، اخلاق کی پائمالی، اصولوں کی بے چارگی ...... چھپنے کو ماضی کی ڈھونڈیں پناہیں بلیں آگے بڑھنے کی ان کو نہ راہیں، ہے...... دنیائے اسباب میں ان کا سامان پیکار، نالے، دعائیں، مناجاتیں، آہیں، تحسّر سے لبریز ان کی نگاہیں، زبوں اُن کی نگاہیں، زبوں ان کی ہمت، ارادے۔ نزار ان کے شُل اُن کی باہیں...... کسی مہدی وابن مریم کا ہو گا نہ اب آسماں سے اتارا۔ ہے اب انصرام امور زمانہ ہمارا ہی دردسر سارا۔ اٹھو ہمصفیرو، ہمیں مل کے اہل جہاں کے دکھوں کو بٹائیں۔ امانت کا بوجھ اپنے سر پر اٹھائیں‘‘۔

(سیارہ ڈائجسٹ مئی 1984ء صفحہ 23 تا 29)

اس پس منظر میں اب تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ ہو۔

جماعت احمدیہ انگلستان میں پہلے انگریز واقف زندگی مسٹر بشیر آرچرڈ تھے جن کا تعلق خاندانی لحاظ سے متعصب کیتھولک حلقوں سے تھا۔ آپ 1945ء میں دوسری جنگ عظیم کے دوران ہندوستان اور برما کی سرحد پر لڑنے والی 14 آرمی میں لیفٹیننٹ تھے۔ اسی دوران آپ ایک احمدی حوالدار کلرک عبدالرحمٰن صاحب دہلوی کی تحریک پر قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کی۔ خاتمہ جنگ کے بعد 21؍اپریل 1948ء کو انگلستان پہنچ گئے اور ساتھ ہی اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کر دی۔ قبول اسلام کے بعد ان میں کس درجہ حیرت انگیز تغیر پیدا ہوا اس کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ کی زبان مبارک سے سنئے:

’’گزشتہ جنگ میں بشیر آرچرڈ ایک انگریز احمدی ہوئے۔ پہلے پہل جب وہ قادیان مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ جب وہ یہاں سے چلے گئے تو کچھ عرصہ کے بعد مجھے ان کا خط ملا جس میں لکھا تھا کہ مَیں اسلام قبول کرتا ہوں۔ مجھے حیرت ہوئی کہ یہ کیا بات ہے۔ وہ تو کسی مذہب پر خوش نہ تھے۔ بعد میں مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو انہوں نے تمام واقعات سنائے اور بتایا کہ یہاں رہ کر مجھے احساس نہیں ہوا کہ مَیں کس فضا میں اپنے دن گزار رہا ہوں۔ مگر جب یہاں سے گیا اور امرتسر پہنچا تو چونکہ قادیان میں سات آٹھ دن مَیں نے شراب نہیں پی تھی اس لئے مجھے شراب پینے کا شوق تھا۔ وہاں بعض اور انگریز دوستوں کے ساتھ مَیں کھانے کے کمرہ میں گیا انہوں نے بھی شراب کا آرڈر دیا اور مَیں نے بھی شراب کا آرڈر دے دیا۔ مگر پھر مجھے خیال آیا کہ سات آٹھ دن مَیں نے شراب نہیں پی تو مجھے کچھ نہیں ہوا۔ اگر کچھ اور دن بھی مَیں شراب چھوڑ کر دیکھوں تو کیا حرج ہے۔ چنانچہ مَیں نے شراب کا آرڈر منسوخ کر دیا۔ یہ پہلی تبدیلی تھی جو میرے اندر واقع ہوئی۔ اس کے بعد مَیں برابر شراب سے بچتا رہا۔ فوج میں گیا تو وہاں میرے انگریز دوستوں نے مجھ سے تمسخر شروع کر دیا اور کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ تم کب تک شراب نہیں پیو گے۔ اس سے مَیں اور زیادہ پختہ ہو گیا اور آخر رفتہ رفتہ میری ایسی حالت ہو گئی کہ مجھے شراب کی حاجت ہی محسوس نہ ہوتی تھی۔ اس کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ یہ محض قادیان جانے کی برکت ہے کہ شراب کی عادت جاتی رہی۔ پھر مَیں نے زیادہ سنجیدگی سے اسلام اور احمدیت کا مطالعہ کیا۔ حقیقت مجھ پر کھل گئی اور مَیں نے اسلام قبول کر لیا۔ وہاں سے ان کی راولپنڈی تبدیلی ہو گئی وہاں بھی انگریز ان کو برابر تنگ کرتے اور قسم قسم کی تدابیر سے ان کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اسلام پر زیادہ سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتے چلے گئے۔ نمازیں انہوں نے باقاعدگی کے ساتھ شروع کر دیں اور ڈاڑھی بھی رکھ لی۔ اس پر انگریز انہیں زیادہ

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں